

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
(پارہ ۲۱ سورہ احزاب آیت ۲۱)

تعالیمات دین اسلام

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY
مکتبہ القراءات
UMMUL QURA INSTITUTE

Patron : Moulana Hafiz Fazl ur Rahim رحیم رضا

PDFBOOKSFREE.PK
UMMUL QURA INSTITUTE

Jamia Ashrafia, Ferozpur Road, Lahore. Ph: 042-7552772

Fax: 042-7552986 E-Mail: ummqlqura@brain.net.pk

Website: <http://www.al-islam.edu.pk>,

<http://www.ashrafia.org.pk>

تعلیمات دین اسلام

عصر حاضر میں اکثر لوگوں نے دین اسلام کو صرف نماز روزہ وغیرہ عبادات تک محدود کیا ہے۔ معاملات اور حقوق باہمی خصوصاً عادات اور آداب معاشرت سے متعلق قرآن و حدیث کے ارشادات اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو عام طور پر ایسا سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ نہ دین کا کوئی جزو ہے اور نہ اطاعت و اتباع رسول اللہ ﷺ سے اس کوئی تعلق ہے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسلمان بھی دیکھتے جاتے ہیں جو نماز روزے کے اعتبار سے اتنے خاصے دیندار معلوم ہوتے ہیں مگر معاملات، معاشرت اور حقوق باہمی کے لحاظ سے قطعی غافل اور بے شعور ہونے کی بنا پر اسلام اور امت مسلمہ کے لیے باعث نگ و عار ہوتے ہیں جس کی بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ناواقفیت اور آپ ﷺ کی عادات و فضائل سے غفلت ہے۔
(مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

اس لیے اکابرین جامعداً شرفیہ نے درج ذیل موضوعات پر مبنی مستند مواد

”تعلیمات دین اسلام“

کے نام سے استفادہ عامہ کے لیے سمجھا کر دیا ہے جو پیش خدمت ہے۔

1۔ ایمانیات 2۔ عبادات

3۔ معاملات 4۔ اخلاقیات

5۔ معاشرت

دعا فرمائیے اللہ کریم ہمیں اپنی فلاح دارین کے لیے احکام الہی کو اسوہ رسول اکرم ﷺ کے مطابق ذہالنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

(مولانا) حافظ فضل الرحمن

ناکب مہتمم انا ظم تعلیمات

جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

عبدات

عنوان	عنوان
نماز عشاء	طہارت جزویمان ہے
نماز فجر	مسواک
نماز میں تاخیر کی ممانعت	مسواک سے متعلق سنن
سو نے یا بھول جانے سے نماز قضاہ ہو جائے تو	مسواک پکڑنے کا طریقہ
نماز میں تسائل	کب مسواک کرنا صحیب ہے؟
دوسری نماز کا انتظار	خشل جذابت، خسل کا طریقہ
جمع بین الصلوٰتین	جن صورتوں میں خسل کرنا ساخت ہے؟
نماز کے اوقات ممنوعہ	وضو قیامت میں اعضاے وضو کی فورانیت
حضور ﷺ کی نماز A	وضو کا طریقہ
حضور ﷺ کی نماز B	وضو کی سننیں
درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا	وضو پر وضو
سجدہ سہو	وضو کا مسنون طریقہ
نماز کے بعد کے معمولات	وضو کے متعلق مسائل
نمازوں کے بعد کی خاص وحائیں	وضو کے درمیان دعاء
حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت	وضو کے بعد کی دعاء
حضور ﷺ کی خاص نمازوں	تحیم
نماز تجد و وتر	تحیم کے فرائض
شعبان کی پندرہویں شب	تحیم کا مسنون طریقہ
اور ادمسنوں صحیح و شام	نماز کا اعادہ ضروری نہیں
نماز فجر اور رات میں A	نماز
نماز فجر اور رات میں B	بنگانہ فرض نمازوں کے اوقات
تبیحات شام و سحر، تسبیح فاطمہ	نماز ظہر

قیام میل پا تجہد فضیلت و اہمیت	و گیر تسبیحات
نماز اشراق اور دیگر نوافل	تسبیحات کا شمار
نماز چاشت	عقد انعام
عصر سے قبل نوافل	اور اد بعد نماز
بعد نماز مغرب اذانین عشاء کی نفلیں	انداز قراءت
نماز سے متعلق بعض ہدایتیں	سواری پر نماز نفل
نماز میں نگاہ کا مقام	سجدہ تلاوت
گھر میں نوافل پڑھنا	سجدہ شکر
حورت کی نماز	سجدہ تلاوت واجب ہے
نمازی کے آگے سے نکنا	قراءت مختلف نمازوں میں
مردو حورت کے طریقہ نماز میں فرق	نجر کی سنت میں قراءت
صلوٰۃ الشیع اور دیگر نمازوں میں	ظہر و حصر
نماز استخارہ	سنت ظہر میں قراءت
صلوٰۃ الحاجات	نماز عشاء میں قراءت
نماز کسوف	جمعہ اور عیدین کی نماز میں قراءت
تسبیحات	سورۃ کالعین
نماز استقاء	سنت موکدہ
فضل الذکر	سنت نجر
اسم اعظم	سنت ظہر
ذکر اللہ	سنت مغرب و عشاء
ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے	و تر (نماز واجب)
قرآن مجید کی عظمت و فضیلت	فائدہ
تلاوت	دعائے ثبوت A
ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے	دعائے ثبوت B
سورۃ فاتحہ	و تر کے بعد نفل

سورہ بقرہ وآل عمران

دعا کی قبولیت پر ہٹک	سورہ کہف
مقبول دعائیں	سورہ میں
بھائی کے لیے دعائے غائبانہ	سورہ واقعہ
اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا	سورہ طک
حضور ﷺ کی دعائیں	سورہ المزمل
متفرق دعائیں A	سورہ نکاش
متفرق دعائیں B	سورہ اخلاص
حضور ﷺ کی تعلیم کردہ بعض دعائیں دعائے سحرگاهی	معوذین
بے خوابی کے لیے دعا	آیت الکرسی
نکار اور پریشانی کے وقت کی دعا	سورہ بقرہ کی آخری آیتیں
رنج و غم اور ادائے قرض کے لیے دعا	سورہ آل عمران کی آخری آیتیں
مصیبت اور غم کے موقع پر دعا	سورہ حشر کی آخری آیتیں
کسی کو مصیبت کے وقت میں دیکھنے کے وقت کی دعا	سورہ طلاق کی آیت
سخت خطرے کے وقت کی دعا	دعا
خواب میں ڈرنا	دعا کا طریقہ
جامع دعا	دعائیں ہاتھاٹھانا
قوت نازلہ	آمین
بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا.....	عافیت کی دعا
آیات شفاء	دعاء فتح بلا
صلوٰۃ وسلام	دعائیں کے ساتھ
درود شریف دعا کی قبولیت کی شرط	دعائیں عجلت
احادیث میں درود وسلام کی ترمیمات اور فضائل	دعائیں قطعیت
درود شریف کے برکات A	موت کی دعا کی ممانعت
درود شریف کے برکات B	سجدہ میں دعا
درود شریف کے برکات C	

درود شریف کے برکات D

درود شریف کے برکات E

استغفار

استغفار کی برکات

پار پار گناہ اور پار پار استغفار

مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحریک

سید الاستغفار

صلوٰۃ الاستغفار

استغواہ (پناہ مانگنے کی دعا کیں)

جمعت المسارک

نماز جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب

موت بروز جمعہ

جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام

آپ کا جمعہ کالباس

جمعہ کے دن اول وقت مسجد میں جانے کی فضیلت

نماز جمعہ و خطبہ میں معمول A

نماز جمعہ و خطبہ میں معمول B

رمضان المبارک روزہ کی فضیلت روزہ میں احتساب

روزہ کی برکت

روزہ کی اہمیت

روزہ چھوٹنے کا بیان

اعمال مختلف مسخرات اعماق اعلوٰ مختلف کے مسنون اعمال

شب قدر شب قدر کی دعا رمضان کی آخری رات

صدقة فطر، خوشی منانا

رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے

صوم و صال

عیدین کے اعمال

عیدگاہ

مسنون اعمال عید الاضحی

قربانی پر ثواب

امت کی طرف سے

قربانی کا طریقہ

حج و عمرہ، حج کی فرضیت، عمرہ کی حقیقت

حج و عمرہ کی برکت

حاضری عرفات عین حج ہے، عرفات کی منزلت

عرفات کی دعا

خطبہ چوتھا الوداع، عرفات میں آپ کا وقوف

زکوٰۃ کی حلاوت

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

صدقة کی ترغیب

صدقة کی برکات

صدقة کا مستحق

اپنی حاجتوں کا اخفاء

صدقة کی حقیقت

جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے

ایصال ثواب صدقہ ہے

ہجرت، جہاد و شہادت

شہادت کی اقسام

آمین!

ابوزہیر نیمیریؓ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پاہر لگئے۔ ہمارا گزر اللہ کے ایک نیک بندے پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا گزگزانا سننے لگے۔ پھر آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا، اگر اس دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر صحیح لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرالیا ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا خاتمہ صحیح خاتمہ کا اور مہر صحیح لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرالیا)۔ (ابوداؤذ معارف الحدیث)

آپ ﷺ کا جمعہ کا لباس

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپؐ بُھر کے دن پہننا کرتے تھے تھا اور حب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے درکھدیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو لاکھا تھا۔ (حدیث ضعیف ہے) (طبرانی، بقیع صیغہ اور اوسمی)

صاحب ”سفر السعادت“ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا لباس عادۃ چادر رومال اور سیاہ کپڑا تھا، لیکن میکانوۃ میں مسلم سے برداشت حضرت عمر بن حرش ٹھروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس حال میں خطبہ فرماتے تھے کہ آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ عناءہ ہوتا تھا اور آپؐ اس کا شملہ دونوں کنڈھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔ (دارج المذاہ)

فضل الذكر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سےفضل ذکر "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ہے۔

(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سودا نہ کہا:

"نہیں ہے کوئی معبد سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک سا بھی نہیں۔ فرمائی روای اسی ہے اور اسی کے لیے
ہر حکم کی ستائش ہے اور ہر حکیم پر اس کو قدرت ہے"

تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے رابر ثواب کا مستحق ہو گا اور اس کے لیے سونپیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو غلط کاریاں محکروں
جا سکیں گی اور یہ عمل اس کے لیے اس دن شام تک شیطان کے حملے سے حفاظت کا ذریعہ ہو گا اور کسی آدمی کا عمل سےفضل نہ ہو گا
سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تم کو وہ کلمہ تاؤں جو عرش کے نیچے سے اترتا ہے اور خزانہ
جنت میں سے ہے وہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جَبْ بَنَدَهُ دُولَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ (اتائیت
سے دشبرا درہوک) میرا تابع دار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا۔ (دعوات کبیر لله تعالیٰ، معارف الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - نبادے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے کم درجہ کی بیماری فکر و
غم ہے۔ (مکلوہ، بحوالہ دعوات الکبیر للہ تعالیٰ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بنده ہر روز کے بعد ۳۴ مرتبہ سبحان اللہ ۳۴ مرتبہ الحمد للہ،
اور ۲۳ مرتبہ اللہ اکبر، اور آخر میں لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
پڑھتے تو اجر حظیم کا وعدہ ہے۔

اور صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ تسبیحات پڑھتا ہے اس کے گناہ بخشن دیے جائے ہیں اگرچہ اتنے زیادہ ہوں
جیسے سندھ کی موجود کی جھاگ۔ (مسلم)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو رات کی بیداری مشکل نظر آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اس کی طبیعت
میں بخل اور سمجھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں چہاد کرنے کی ہمت نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وَبِحَمْدِهِ پڑھا کرے
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے کا ایک پہاڑی سہیل اللہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محظوظ ہے۔ (تفصیل و ترتیب و فضائل)

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو خطاب کر کے فرمایا: تم تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (سبحان
الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ) اور تسلیل (لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کو اپنے اوپر لازم کرو اور سمجھی ان سے خفقت نہ کرو ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فراموش
(محروم) کر دی جاؤ گی۔ (حسن حسین)

احادیث میں درودِ سلام کی ترغیبات اور فضائل و برکات

ابو بردہ دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا جو امتی خلوصِ دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دو صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے صلے میں اس کے دو درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے حساب میں دو نیکیاں لکھتا ہے اور اس دو گناہ محو فرمادیت ہے۔ (سنن نسائی، معارف الحدیث)

حضرت کعب بن مسیحہ النصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا میرے پاس آجائو۔ ہم لوگ حاضر ہو گئے (آپؐ نے جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا) پھر آپؐ منبر پر جانے لگے (و) جب منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو آپؐ نے فرمایا آمین پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو آپؐ نے فرمایا آمین۔ اسی طرح جب تیرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ پھر جو کچھ فرمانا تھا جب اس سے فارغ ہو کر آپؐ منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپؐ سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجے پر قدم رکھتے وقت آج آپؐ آمین کہتے تھے یہ بھی بات تھی) آپؐ نے بتایا کہ جب میں منبر پر پڑھنے لگا تو جرائمِ آمین آگئے تو انہوں نے کہا:

۱۔ برپاد و ذلیل ہو وہ محروم جو رمضان المبارک پائے اور اس میں بھی اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا:

۲۔ برپاد و ذلیل ہو وہ بے توفیق اور بے نصیب جس کے سامنے آپؐ کا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی آپؐ پر درونہ بھیجی تو میں نے اس پر بھی کہا آمین پھر جب میں نے منبر کے تیرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا:

۳۔ برپاد و ذلیل ہو وہ بد بخت آدمی جس کے ماں باپ یا ان دونیں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی اور خوش کر کے) بخت کا مستحق نہ ہو جائے اس پر بھی میں نے کہا آمین۔

(جامع ترمذی، مسندرک حاکم، معارف الحدیث)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود بھیجنے ہوں گے۔ (بنیہی، ترمذی)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنانا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بچانے سے زیادہ موڑ و کار آمد ہے اور حضور ﷺ پر سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود مسلم بھیجنایشغ الوار و برکات اور مذاہج تمام ابواب خیرات و سعادت ہے اور اہل سلوک اس باب میں بہت زیادہ شفیر کھنے کی ہا پر فتح عظیم کے مستوجب اور مواہب رب امیر کے مستحق ہوئے ہیں۔

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جب ایسا شیخ کامل اور مرشد کامل موجود ہو جو اس کی تربیت کر سکتے تو اسے چاہیے کہ رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایسا طریقہ ہے جس سے طالب و حصل بحث ہو جاتا ہے اور یہی درود مسلم اور حضور ﷺ کی طرف توجہ کرنا احسن طریقہ سے آداب نبوی اور اخلاق جمیلہ محمدیہ سے اس کی تربیت کر دیں گے اور کمالات کے بلند ترین مقامات اور قرب الہی کے منازل پر اسے فائز کریں گے اور سید الکائنات افضل الانبیاء والمرسلین ﷺ کے قرب سے سرفراز فرمائیں گے۔ (مدارج النبوت)

بعض مشائخ وصیت کرتے ہیں کہ سورہ اخلاص قلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور سید عالم ﷺ پر کثرت سے درود بھیج اور فرماتے ہیں کہ قلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی قرأت خداۓ واحد کی معرفت کرتی ہے اور سید عالم ﷺ پر کثرت درود بھیجے گا یقیناً اسے خواب و بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (محقوق ارشیخ احمد بن موسی المشرد ع عن شیخ امام علی متفق، دعوات کیبر، جامع ترمذی، مدارج النبوت)

حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اس حالت میں تحریف لائے کہ آپؐ کی آنکھوں سے خوشی و سرست نمایاں تھی اور آپؐ کا چہرہ منور پر سرست تھا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؓ آج آپؐ کے رخ انور میں خوشی و سرست کی لہرتا ہاں ہے کیا سبب ہے، فرمایا جریلؓ آئے اور انھوں نے کہا اے محمد ﷺ کیا آپؐ کو یہ امر مسرور نہیں کرتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے، جو بندہ بھی آپؐ کی امت کا آپؐ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے۔ (سنن نسائی، مسند واری)

ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؓ چاہتا ہوں کہ آپؐ پر درود بھیجوں۔ فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا وطناف کا چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ بھیجوں تو تمہارے لیے اور بہتر ہے، عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے اور زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا پھر تو میں اپنی تمام دعا کے بدالے میں آپؐ پر درود بھیجوں گا، فرمایا: قب تتم لے اپنی ہمت پوری کر لی اور گناہوں کی معاف کر لیا۔ (جامع ترمذی، مدارج النبوت)

انداز فرات

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول حلاوت میں ترتیل کا تھا۔ تیزی اور سرعت کے ساتھ حلاوت نہ فرماتے بلکہ ایک ایک حرف ادا کر کے واضح طور پر حلاوت فرماتے۔ آپ ایک ایک آیت کی حلاوت و قدر کر کے کرتے اور اس کے حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔ مثلاً رحمٰن اور رحْمٰم کو مد سے پڑھتے اور حلاوت کے آغاز میں آپ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پڑھتے: أَهُوُذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ اور گاہے گاہے یوں پڑھتے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزَةٍ وَنَفْخَةٍ وَنَفِيَهٍ

حضرت ام سلمہ قریشی ہیں کہ حضور ﷺ حلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پر شہرت پھر الْرَّحْمَنُ الرَّجِيمُ پر لفظ کرتے پھر ملکِ قومِ اللَّهِن پر لفظ کرتے (شامل ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن قيس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ قرآن مجید آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا۔ میں نے کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ تَعَالَى كا شکر و احسان ہے جس نے ہر طرح سہولت عطا فرمائی (کہ بمعتمد ہے وقت جیسا مناسب ہوا واز سے یا آہستہ جس طرح پڑھ سکے)۔ (شامل ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان سے ذکر کیا گیا کہ بعض لوگ پورا قرآن ایک رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ پڑھ لیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے پڑھا بھی اونٹیں بھی پڑھا (یعنی الفاظ کی تو حلاوت کرنے مگر اس کا حق اونٹیں کیا) میں رسول ﷺ کے ساتھ تمام رات کھڑی رہتی تھی اور آپ نماز میں سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ نساء پڑھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور (ان) کا سوال کرتے تھے (یعنی نفل نماز کے اندیشی آنکھوں کے مضمون کے حق کو لوا کرنے میں اتنی دریگ جاتی تھی کہ تمام رات میں ایک منزل پڑھنے پڑتے تھے)۔ (مسند دام حمد)

حضر کریم ﷺ نوافل میں کبھی اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورم کرتے اور سینہ مبارک میں سے ہاذی کھون لئے کی آواز آتی تھی۔

حضرت ﷺ کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری)

جب امام ہوتے تو ایسی ہلکی چکلکی نماز پڑھاتے جو مقتدیوں پر بارہ ہوتی۔ (نسائی)

اور جب تہنم نماز پڑھتے تو بہت طویل پڑھتے۔ (نسائی)

اگر نمازِ لھل میں مشغول ہوتے اس وقت اگر کوئی شخص پاس آیتا تو آپ نماز مختصر کر دیتے اور اس کی ضرورت پوری کر دینے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ اگر چہ آپ ﷺ کی طرف توجہ نام اور قرب خصوصی حاصل تھا۔ کبھی آپ نماز شروع کرتے تو طویل کر دیتے پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے مختصر کر دیتے کہ کہیں ماں پر بارہ نہ گزرے۔ (زاد المعاو)

آپ نماز کھڑے کھڑے بیٹھ کر لیٹ کر وضو اور بغیر وضو (جنابت کے علاوہ) ہر حالت میں قرآن پڑھ لیتے اور اس کی حلاوت سے منع نہ فرماتے اور آپ بکھریں انداز سے حلاوت فرماتے۔ (زاد المعاو)

حضرت سعد بن ہشام حضرت عائشہ صدیقۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سارا قرآن کسی ایک رات پڑھا ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر فجر تک نماز پڑھی ہو یا سوائے رمضان کے کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں یعنی یہ باتیں آئے کبھی نہیں کیں۔ (مکلوہ)

اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ کرنے کے لیے مکہ معظمہ چانے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے چاہی تو آپؐ نے مجھے اجازت فرمادی اور ارشاد فرمایا بھیا ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ چانا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مخاطب فرمایا جو کلمہ کہا۔ اگر مجھے اس حوض ماری و نیادے وی جائے تو میں راضی ہوں گا۔

(سنن الیٰ داود، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

عقد اనا مل

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں پر کلمہ طیبہ اور تسبیحات گنا کرو کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے بھی محسوس ہو گا کہ اپنے اعمال بتائیں اور ان کو قوت گویا گی عطا کی جائے گی اور حضور ﷺ پر میرے ماں پاپ قریب ہوں کہ آپ کا نمونہ ہر چیز میں ہمارے سامنے ہے۔ (شرح شماں ترمذی)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صاحبہؓ کو حکم فرماتے شئے کہ وہ عجیب الرحمہ اشکبُر تقدیس مسْتَحَانَ الْمَلِکِ الْقَدُّوسِ اور تجلیل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انھیں انگلیوں پر شمار کیا کریں۔ فرمایا اس لیے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور وہ بتائیں گی کہ کتنی تعداد میں عجیب تقدیس اور تجلیل کی تھی۔ (حسن حسین، شماں ترمذی)

عمر سے بن نوائیں

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر اس بندہ پر جو صرف سے پہلے چاہیے

کشیں یہ ہے۔ (بامحث شرمندی مسند احمد)

امام طریقت ابوالقاسم قشیریؒ سے معمول ہے فرماتے ہیں کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہو گیا۔ اس کی بیماری اتنی سخت ہو گئی کہ وہ قریب المرنگ ہو گیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو کیوں ان اسے جسک نہیں کرتے اور شفاء نہیں مانگتے۔ میں بیدار ہو گیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں ان آیات شفاء کو کتاب الحجی میں چھو جکہ پایا وہ یہ ہے:

۱. **(وَيَشْفِي صَلَوَرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ) [الغوبہ: ۹]**

”اور اللہ تعالیٰ شفاء دینا ہے مومنین کے سینوں کو۔“

۲. **(وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّلُورِ) [يونس: ۵۷]**

”سینوں میں جو تکلیف ہے ان سے شفاء ہے۔“

۳. **(يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا هَرَابٌ مُّخْلِفٌ الْوَافِدُونَ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ) [النحل: ۱۶]**

”ان کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جن کے رنگ مختلف ہیں، لوگوں کے لیے ان میں شفاء ہے۔“

۴. **(وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ) [الشعراء: ۳۶]**

”اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے جو مومنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔“

۵. **(وَإِذَا مَرْضَثَ فَهُوَ يَشْفِيْنَ) [الشعراء: ۸۶]**

اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفاء دینا ہے۔

۶. **(فَلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ) [آل عمران: ۳۲]**

”فرما دیجیے آپ (علیہ السلام) کر مومنین کے لیے یہ بُدایت اور شفاء ہے۔“

میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفاء پا گیا کیا کہ اس کے پاؤں سے گرہ گھول دی گئی ہو۔

آیت الکری

حضرت اپنی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کی کنیت ابو منذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا۔
اے ابو منذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول (علیہ السلام) کو زیادہ طیم ہے۔ آپؐ نے (مکر) فرمایا۔ اے ابو منذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب زیادہ عظمت والی ہے؟ میں عرض کیا۔ **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ** (کو یا اس جواب پر شاباش دی) اور فرمایا۔
اے ابو منذر! تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

بعد نماز مغرب اوایلین

حضرت عمار بن یاسرؓ کے صاحبزادے محمد بن عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد عمار بن یاسر کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھر کعین پڑھتے اور بیان فرماتے تھے کہ میں نے اپنے جبیب ﷺ کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھر کعین پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو بندہ مغرب کے بعد چھر کعث نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ وہ کفرت میں سمندر کے کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔ (محارف الحدیث، مجتبی طبرانی)

عشاء کی نقلیں

عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دور رکعت سنت موکدہ پڑھے پھر اگر جی چاہیے تو دور رکعت نفل بھی پڑھ لے اس حساب سے عشاء کی چھر کعث سنت ہوئیں۔ (بہشتی زیور)

بھائی دعا کے غائبانہ

حضرت مسیح فرماتے تھے کہ مرد مسلمان کی وجہ دعا جو وہ اپنے بھائی کے لیے مٹا کرنا کرتا ہے ضرور بتوال ہوتی ہے اس پر ایک فرشتہ سربر

ذاللک بیشل ذاللک (الاذب بالغدو) کے لیے دعا کئے خواجہ کرتا ہے وُلکَ بیشل ذاللک (الاذب بالغدو)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنے والے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے مالک امجد سے گناہ ہو گیا مجھے معاف فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کو کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا اسکے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکارہا اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا میرے مالک مجھے سے گناہ ہو گیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ و قصور معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے مالک و مولیٰ امجد سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرمادے اور میرے گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور میزابھی دے سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اپ جو اس کا بھی چاہیے کر لے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

بے خوابی کے لیے دعا

حضرت بریڈہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر لیا کرو:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ الْمُنْعَمِ وَمَا أَخْلَقْتَ وَرَبَّ الْأَرْضَمْيَنَ وَمَا أَكْلَقْتَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينَ وَمَا أَضْلَلْتَ كُنْ لَّمْ يَجَارَ أَمْنًا هُرْ خَلْقِكَ كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطْ عَلَىٰ أَحَدٍ غَرْ جَازِكَ وَجَلْ قَادِكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے جس پر ان کو سمایہ ہے۔ اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو کہ زمین اٹھائے ہوئے ہے اور پروردگار شیطان کے اور اس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا میرا نگہبان رہتا۔ اپنی تمام تخلوق کی رائی سے (اور) اس سے کہ ظلم کرے ان میں سے کوئی مجھ پر بیا کہ زیادتی کرے مجھ پر محفوظ ہے پناہ دیا ہو اور آپ کی تعریف بڑی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبد و نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبد و نہیں۔

(ترمذی معارف الحدیث)

بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا غیر معمولی ثواب

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بازار گیا اور اس نے (بازار کی غفلت) اور شور و شر سے بھر پور فضائیں دل کے اخلاص سے کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُعْلَمُ بِعِيْدِهِ وَيُمْلَأُ بِعِيْدِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِالْمُدْبِرِ .

”اللہ کے سوا کوئی معبد و نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی باادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی بھی موت نہیں بہتری اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ہزار ہانپکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہانگناہ مجوہ کردیجے جائیں گے اور ہزار ہادرجے اس کے بلند کردیجے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ایک شاندار محل تباہ ہو گا۔ (معارف الحدیث، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

دیگر تسبیحات

۱۔ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت پڑھیں:

مُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمُ

صبح اور شام سو مرتبہ پڑھیں:

مُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ

۲۔ سو مرتبہ روز اسہ پڑھیں:

مُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

جب سونے کا ارادہ کرنے تو یہ پڑھئے:

مُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار

جب تہجد کے لیے اٹھنے تو یہ پڑھئے:

اللَّهُ أَكْبَرُ ۰ ابَارَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۰ ابَارَ مُبْحَانَ اللَّهِ ۰ ابَارَ

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاتُوْبُ إِلَيْهِ ۰ ابَار

۳۔ ہر نماز کے بعد پڑھیں:

مُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۰ ابَار

۴۔ بعد ہر نماز کے پڑھیں:

مُبْحَانَ اللَّهِ سُبَارَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبَارَ اللَّهُ أَكْبَرُ سُبَارَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَيْکَ بَار

۵۔ مُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ایک بار

۶۔ مُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

بکثرت (بلا تعداد بلا تعین وقت) پڑھیں۔ (حسن حسین)

سب سے زیادہ لذیذ تر اور شریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشق و خواب میں حضور پر فوراً ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے، بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے کتاب ”ترغیب السادات“ میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دور رکعت نماز فل پڑھنے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکری اور گیارہ بار قلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور بعد سلام سو بار پڑھنے درود شریف پڑھنے ان شاء اللہ تعالیٰ تکن مجھے گزرے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہو گی وہ درود شریف یہ ہے۔ (زاد السعید)

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمْمَى وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ

دیگر

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دور رکعت نماز پڑھنے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد مجھیں بار قل حوالہ اور سلام کے بعد پڑھنے درود شریف ہزار مرتبہ پڑھنے اسے دولت زیارت نصیب ہو، صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمْمَى (زاد السعید)

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوئے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے دولت زیارت نصیب ہو گی۔

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدِ الْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّكَ وَغَرُوسِ
مَلَكِيكَ وَإِمَامِ حَضُورِكَ وَطَرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَانِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ هَرِيقِكَ الْمُتَلَدِّدِ
بِقُوَّجِيدِكَ إِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبِيلِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلِيفِكَ الْمُفَلَّمِ مِنْ فُورِ
حَسَابِكَ صَلْوةٌ تَدُومُ بِتَوَامِكَ وَبَقْنِي بِسَقَابِكَ لَا مُنْتَهِيٌ لَهَا ذُونٌ عَلِيمَكَ صَلْوَةٌ تُرْضِيكَ وَ
تُؤْضِيُّهُ وَتَوْضِيُّ بِهَا عَدْنًا يَارَبُّ الْعَالَمِينَ.

”اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرمادیا میرے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دریا یہیں تیرے نور کے تیرے بھیدوں کی اور زبان تیری وحدانیت کی جھٹ کے اور دو لہا تیری سلطنت کے اور پیشوا تیری درگاہ اور لقش و آرائش تیرے ملک کے اور خزانے تیری رحمت کے اور راستہ تیرے دین کے لذت پانے والے تیری توحید کے ساتھ آنکھ موجودات کی اور واسطہ پیدا ہونے ہر موجود کے آنکھ تیرے خواص بندگان مخلوقات کی، سب سے پہلے ظاہر ہوئے نور سے تیرے جگلی ذات کی ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ ہمیشہ رہئے آپ کے اور باقی رہے آپ کی بقاء کے ساتھ اسکی انتہا نہ ہو سائے آپ کے علم کے (اور) ایسا درود جو خوش کرے آپ کو اور خوش کرے ان کو اور راضی ہو جائے لاس درود سے ہم لوگوں سے آئے پروردگار قائم عالم کے۔“

شیخ نے لکھا ہے کہ سوتے وقت یہ درود شریف بھی چند ہار پڑھنا زیارت کے لیے مؤثر ہے

**اللَّهُمَّ رَبَّ الْجِلْوَةِ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْعَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَبْلِغْ لِرُوحِ مَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدَ مِنَا السَّلَامُ [زاد السعید]**

”اے اللہ (مقام) حل و حرم کے رب اور بیت الحرام کے رب اور کن و مقام کے رب ہمارے سردار اور ہمارے آقا جناب ﷺ کی روح (مبارک) کو مسلم کہنچا تو تھی ”ہماری جانب سے“

مناج الحسنات میں امن فا کہانی کی کتاب فجر منیر سے لفظ کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر (ناہجا) تھے انہوں نے اپنا گزرا ہوا حصہ مجھ سے لفظ کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنوگی ہوئی اس حالت میں جناب رسول ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار ہار پڑھیں ہنوز تین سو بار پڑھتے تھے کہ جہاز نے نجات پائی۔ وہ درود یہ ہے اسے صلوٰۃ تھجینا کہتے ہیں:

**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَسِيدَنَا مُحَمَّدٍ صَلِّوْةً تَدْجِينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَفَضِّلْنَا لَنَا بِهَا جَمِيعَ
الْعَاجِجَاتِ وَتُطْهِرْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْكَعْنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَمُ التَّرْجَاتِ وَتُبَلِّغْنَا بِهَا أَكْثَرَ
الْفَوَافِدِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ هُنْيٍ وَلَدَيْنَ**

”اے اللہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا ﷺ پر درود تھیج ایسا درود کہ اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام خوفوں اور تمام آفتوں سے نجات دے اور اس کے ذریعہ ہماری تمام حاجات پوری کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں اپنے نزدیک ہند درجوں پر بلند کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام شکیوں کا ملہماے مقصود بہم پہنچائے (زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی بے شک تو ہر جیز پر قادر ہے)۔

اس درود شریف کی برکات بے شمار ہیں اور ہر طرح کی وباوں اور بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے اور قلب کو عجیب و غریب طہیزان حاصل ہوتا ہے بزرگوں کے مجربات میں ہے۔ (زاد السعید)

بزر و طبرانی نے صغیر اور اوسط میں ردیف سے مرفوع اواروایت کی ہے کہ جو اس درود کو پڑھے اس کے لیے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری شفاعت واجب اور ضروری ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْدَدَ الْمُقْرَبَ عِنْدَكَ

”اے اللہ مسیدنا ﷺ اور آل ﷺ پر درود نازل فرماؤ آپ کو ایسے لٹکائے پر پہنچا جو تمہرے نزدیک مقرب ہو۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے ابو داودؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیانہ ملے تو یہ درود پڑھے:

اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَذْوِجِهِ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْزِيَّهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

”اے اللہ درود نازل فرمانی اکرم سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا ہے بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

بخاریؓ نے القول البیع میں برداشت ابن ابی عاصم مرفوعاً قتل کیا ہے کہ جو کوئی سات جمعت تک ہر جمود کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ (حاشیہ دلائل زاد السعید)

اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلُوةٌ تَكُونُ لَكَ رِضْيٌ وَلَهُ جَزَاءٌ وَلَعْنَهُ أَدَاءٌ وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْيَلَةَ
وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الْلَّذِي وَعَدْتَهُ وَلِحَقِّهِ وَأَجْزِهِ عَنْهُ فَا هُوَ أَهْلَهُ وَأَجْزِهُ الْفَضْلَ مَا جَازَ يَتَ بِيَا عَنْ
قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَنْ أُعْيَهِ وَصَلُّ عَلَى جَمِيعِ إِخْرَاجِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرُّحْمَانِ

”اے اللہ اپنے برگزیدہ بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر ایسا درود نازل فرمایا جو تیری رضا کا ذریعہ ہوا اور حضور ﷺ کے لیے پورا بدله ہوا اور آپ کے حق میں ادا نیکی ہوا اور آپ کو وسیلہ اور فضیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے عطا فرم اور حضور ﷺ کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرم ا جو آپ کی شان عالی کے لائق ہوا اور آپ کو ان سب سے افضل بدله عطا فرم ا جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور ﷺ کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر اے ارحم الرحمین درود نازل فرمایا۔“ (از کتاب زاد السعید)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل امینؑ نے میرے ہاتھ کی الگیوں پر گن کر دو دشیف کے یہ کلمات تعلیم فرمائے اور بتایا کہ رب العزت جل جلالہ کی طرف سے یہ اسی طرح اترے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ الْلَّهُمَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ذَا الْلَّهُمَ تَرْحَمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا تَرْحَمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ذَا الْلَّهُمَ تَحْسُنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا تَحْسُنْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ذَا الْلَّهُمَ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ذَا

[مندرجہ، شعب الانیان، تحقیقی، معارف الحدیث]

”لے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور اہل محمد ﷺ پر درود نازل فرماجس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر رکت نازل فرماجس طرح تو نے سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر محبت آمیر شفقت فرماجس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر محبت آمیر شفقت فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سلام سچیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور ان کی اولاد پر سلام بھیجا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اس طرح کہا کرو:

اللَّهُمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَ عَلَى إِلٰي مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى إِلٰي إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [مندرجہ، سچیج ابن حبان، معارف الحدیث]

حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حضرت! ہم آپ پر صلواۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَرْوَجْهُ وَذُرْبَاهِيهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى الِإِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَرْوَجْهُ وَذُرْبَاهِيهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى الِإِبْرَاهِيمِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (رواه البخاری)

”اے اللہ اپنی خاص نوازش اور عنایت و رحمت فرمادیت محدث ﷺ پر اور آپ کی پاک بیویوں پر اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے نوازش اور عنایت و رحمت فرمائی آل ابراہیم پر اور خاص برکت نازل فرمادیت محدث ﷺ پر اور آپ کی پاک بیویوں پر اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم پر اے اللہ! تو ساری حمد و شکرانش کا سزاوار ہے اور تیرے ہی لیے ساری عظمت و پردازی ہے۔“ (صحیح بخاری و صحیح مسلم معارف الحدیث)

حضرت زید بن خارجہ النصاریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ پر درود کس طرح پڑھی جائے تو آپ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھیجا کرو اور خوب اہتمام اور دل لگا کے دھا کیا کرو اور یوں عرض کیا کرو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

”اے اللہ حضرت محمد (رسول اللہ ﷺ اور آل محمد ﷺ) پر اپنی خاص عنایت و رحمت اور برکت نازل فرمادیت تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں تو ہر حمد و شکرانش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی تیری صفت ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر اس طرح درود پڑھا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الِإِبْرَاهِيمِ

”اے اللہ تو درود نازل فرمایا سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم پر اور برکت نازل فرمایا سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم پر اور رحمت پیشی سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے رحمت پیشی سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی اولاد پر۔“

تو میں کل قیامت کے دوں اسکے لیے شہادت دوں گا اور اس کی شفاقت کروں گا۔ (تہذیب الاعمال طبری معارف الحدیث)

درود شریف دعا کی قبولیت کی شرط:

حضرت میر بن الخطابؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اور پر نہیں جاسکتی جبکہ
تک کہ نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔ (جامع ترمذی معارف الحدیث)

میکی حدیث حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے بھی مردی ہے۔ (معجم اوسط طبرانی)

درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا

مترک حاکم میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ارشاد ہے کہ نمازی تشهد کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے تشهد کی تلقین والی حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مردی ہے یعنی نمازی جب تشهد پڑھ پچھے تو جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اس کا انتخاب کر لے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء لے گے۔ (معارف الحدیث)

درود شریف کے بعد نماز میں دعا انحضرت ﷺ سے تعلیماً بھی ثابت ہے لور عملًا بھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشهد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے گئے۔ (مسلم)

حضور نبی کریم ﷺ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْوَذُكَ مِنْ عَذَابِ الظَّبَرِ وَأَخْوَذُكَ مِنْ فَسَدِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَخْوَذُكَ مِنْ فَسَدِ
الْمُحْدَثِ وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْوَذُكَ مِنْ الْمَأْتِيمِ وَالْمَغْرَمِ.

”اے اللہ میں آپ سے قبر کے عذاب کی پناہ چاہتا ہوں اور سچی دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور موت و حیات کے فتنے سے پناہ چاہتا ہوں اور گناہ سے اور (بلاوجہ) تاوان بھکتنے سے پناہ چاہتا ہوں“۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کی تعلیم اس طرح ہم کو دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ (مسلم و بخاری مدارج المبوت)

نبی کریم ﷺ تشهد کے بعد (نماز کے آخر میں) واٹیں اور ہائیں سلام پھیرتے اور اپنی چشم مبارک نماز میں کھلی رکھتے تھے بندہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم مدارج المبوت)

دوسری نہاز کا انتظار

ایک بار مغرب کی نہاز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اور آپؐ اس

قدرتیز تیز جل کر آئے؛ کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تمیں فرشتوں کے سامنے کیا اور

خمر کے طور پر فرمایا ویکھو! پس میرے بندے نہاز کا انتظار کر رہے ہیں۔ (ابن ماجہ)

دُعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی) آنَّا عِنْدَهُ طَلْقٌ عَجَبٌ يَوْمَ إِذَا دَعَا نَفْسٌ مِّنْ أَنْفُسِ الْإِنْسَانِ مَكَانٌ لَّهُ مَنْ يُرِيدُ
بندے کے لیے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے متعلق خیال کرے اور جب وہ پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ (بخاری، الادب المفرد)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگنا بھیہ عبادت کرنا ہے پھر آپؐ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ
آیت تلاوت فرمائی وہ کافی رہنمکم ادعونی استجوب لكم (اور تمھارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمھاری دعا قبول
کروں گا)۔ (مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد، حسن حسین، ابن ماجہ، النسائی)

وعاد فح بلا

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قضاہ و قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر قائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اس آفت و مصیبت (میں بھی لشیخ پہنچاتا ہے۔ جو نازل ہو چکی ہے اور اس (المصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک پلا نازل ہونے کو ہوتی ہے۔ کہ اتنے میں دعا اس جا ملتی ہے۔ لیس قیامت تک ان دونوں میں کوشش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دعا کی بدولت اس بلاء سے بچ جاتا ہے))۔ (حسن حسین، چامع ترمذی)

دعا کا طریقہ

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس طرح ہاتھا لٹھا کرو اما لگا کرو کہ ہتھیلوں کا رخ سامنے ہو۔ ہاتھا لٹھ کر کے نہ مانگا کرو اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چھپے پر پھیر لو۔ (سنن ابن حیث و مدارک معارف الحدیث)

حضرت ابن بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لیے دعا کرتا چاہتے تو پہلے اپنے لیے مانگتے پھر اس شخص کے لیے دعا فرماتے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

فضلالہ بن عبید راوی چیل میں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا، اس نے نماز میں دعا کی جس میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی۔ پھر آپؐ نے اس کو بلا یا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو بھاطب کر کے آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی، سنن ابن حیث و مدارک مسائی معارف الحدیث)

دعا کی قبولیت پر شکر

ایک حدیث میں ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کوئی حیرتمن میں سے کسی شخص کو اس ماجز کرنی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنی کسی دعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے مثلاً کسی مرض سے شفاء فیض ہو جائے یا سفر سے (بخار و عاقبت) واپس آجائے تو کہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِعِزْلَتِهِ وَ جَلَّ اَنْفُسَ الْمُصَالِحَاتِ (حسن حسین، حاکم ابن سنی)

دُعاء میں ہاتھ را اٹھانا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدر یقینت سے یہ شایعہ کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ رسول ہاتھ را اٹھاتے تھے اور (دعائیں) یہ فرماتے تھے (اے اللہ!) میں بھی بشر ہوں تو مجھ سے موافقہ ہو نہ فرمائیں اگر کسی مومن کو ستالا برا کہا تو اس کے پارے میں بھی مجھ سے موافقہ ہو نہ فرمائے (الادب المفرد)

ڈعائیں قطعیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہ کہ ”اے اللہ! تو چاہے تو مجھے بخش وے اور تو چاہے تو مجھے روزی دے“ پلکا پنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سائے اور یقین کرے کہ بے شک وہ کرے گا کوئی ایسا نہیں جو چاہے گا کوئی ایسا کر سکے۔ (میں بخاری، معارف الحدیث)

دُعاء میں حجلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ماری دعا میں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلد بازی سے کام نہ کیا جائے (جلد بازی یہ ہے) کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول عینہ نہیں ہوئی۔

(معجم بخاری و معجم مسلم، معارف الحدیث)

دعاۓ قنوت

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَا تُؤْمِنْ بِكَ وَلَا تَوْكِلُ عَلَيْكَ وَلَا تُنْهِيَ عَلَيْكَ الْعَيْنَ
وَلَا شُكْرَكَ وَلَا نُعْلَمُ وَلَا تَرُكَ مَنْ يُفْجِرُكَ اللَّهُمَّ إِنَّا كَنَّا نَعْمَدُ وَلَكَ نُصْلَى وَلَكَ نَسْجُدُ وَإِلَيْكَ
نَسْعَى وَلَكَ خِفْدَةٌ وَلَكَ جُوَارٌ حَمَقَكَ وَلَكَ خَشْيَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ (بہشتی زیر)

”اے اللہ ہم تجوہ سے مدد چاہتے ہیں اور تجوہ سے معافی مانگتے ہیں اور تجوہ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجوہ سے معافی مانگتے ہیں اور تجوہ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجوہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیر اشکرا دا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی حبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپختے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیر اعذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔“

جس کو دعاۓ قنوت یاد رہے ہو وہ یہ دعا پڑھ لیا کرے:

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَاتَ عَذَابَ النَّارِ

يَا تَمَنْ دُفْعَةً يَكْهَلْ لِلَّهِمَّ اطْهِرْ لِيْ يَا تَمَنْ دُفْعَةً يَارَبْ يَارَبْ كَهَلْ لِتَنَاهِزْ ہو جائے گی۔ (بہشتی زیر)

حضرت حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند کلے تعلیم فرمائے جن کو میں قنوت و تر میں پڑھتا ہوں۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتُ وَعَلِّمْنِي فِيمَنْ عَلَيْتُ وَتَوْلِي فِيمَنْ تَوَلَّتُ وَهَارِكْ لِيْ فِيمَا أَهْكَلْتُ
وَقَبِيْ شَرْ مَا قَبَلْتُ فَإِنَّكَ تَعْصِي وَلَا يَعْصِي عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدْلُ مَنْ وَالَّتْ تَبَارِكْ رَبُّنَا وَنَعَالِيَتُ

(ترمذی ابو داود نسائی، ابن ماجہ داری)

”اے اللہ راہ دکھا مجھ کو ان لوگوں کی جن کو تو نے راہ دکھائی اور عافیت دے مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور کار سازی کر میری ان لوگوں میں جن کے آپ کار ساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپنے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا، کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں آپ کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور بے شک آپ کا درست ذیل نہیں ہو سکتا، برکت والے ہیں آپ اے ہمارے پردوگار اور بلند و بالا ہیں۔“

بعض روایات میں اللہ لا یکذل مَنْ وَالَّتْ کے بعد آئشَفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ بھی روایت کیا گیا ہے اور اس کے بعد

وَصَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ كامبھی اضافہ ہے بعض علماء نے وتر میں پڑھنے کے لیے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔

خفیہ میں جو قوت راجح ہے اس کو امام ابی شیبہ اور امام طحاویٰ وغیرہ نے حضرت عمر اور حضرت عمر بن حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احادیث سے لفظ کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دعائے قوت اللہم انا نسْأَلُكَ النَّعْمَانَ کے ساتھ حضرت حسن بن علیؑ والی قوت بھی پڑھی جائے۔ (معارف الحدیث)

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دتر کے آخر میں یہ دعا کرتے تھے:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرَحْمَاتِكَ مِنْ سَعْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَكَ كَوَاخُودُكَ مِنْكَ لَا أَخْصُنُ
فَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَنْتَ عَلَى نَفْسِكَ

”اے اللہ آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا میں پناہ چاہتا ہوں میں (اور آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔“ (سنن ابی داؤد جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

دُعا یقین کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور ملے گا۔

تیوں فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس دعا تیوں نہیں کرنے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے عما نہیں اور پرے پر واہ ہو۔

(جامع ترمذی، معارف الحدیث)

اعتكاف

احادیث صحیح میں مقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ کے لیے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کروی جاتی اور وہاں کوئی پرده چٹائی وغیرہ کا ذال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا نیمہ نصب ہوتا۔ رمضان کی بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے لیے آپ صاحب میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (محارف الحدیث)

جس نے رمضان کے آخری عشرہ میں دس دن کا اعتکاف کیا تو وہ اعتکاف مثل رونج اور دعروں کے ہوگا (یعنی اتنا اواب ملے گا)۔

(بیہقی معارف الحدیث)

مسکبات اعتکاف

- ۱۔ نیک اور اچھی بائیں کرنا۔
- ۲۔ قرآن شریف کی حلاوت کرنا
- ۳۔ درود شریف کاورد رکھنا
- ۴۔ علوم رسمیہ کا پڑھنا پڑھانا۔
- ۵۔ وعظائی خانہ والی مسجد میں اعتکاف کرنا۔ (بیہقی زیور)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مردی ہے کہ مختلف کے لیے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی حیادت کو جائے اور نہ نماز جنائزہ میں شرکت کے لیے باہر لکھنے نہ عورت سے مقاہبہ کرے اور اپنی ضرورتوں کے لیے بھی مسجد سے باہر نہ جائے۔ سوائے ان حوالوں کے جو بالکل ناگزیر ہیں (جیسے رفع حاجت، پیشہ، پاخانہ وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہیے) بغیر روزے کے نہیں۔

(شن ابی داؤد معارف الحدیث)

اعتكاف مسنون

حضور اقدس ﷺ سے بالاتر امام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا احادیث صحیح میں مقول ہے اور یہی سنت مؤکدہ علی الکفار ہے کہ بعض کے اعتکاف کر لینے سے سب کی طرف سے کفایت ہو جاتی ہے۔

اعتكاف اور مختلف کے مسنونہ اعمال

دس دن کا اعتکاف سنت ہے اس سے کم کا حل ہے۔

عورت کے لیے اپنے مکان میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

حالت اعتکاف میں قرآن شریف کی حلاوت یا درسی دینی کتب کا مطالعہ کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ (بیہقی زیور)

بعض صحابہ کرام تھجدا اور وتر کے مجموعے کو بھی وتر ہی کہا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا طریقہ بھی سبی تھا کہ انہوں نے اس حدیث میں عبد اللہ بن ابی قیمؓ کے سوال کا جواب بھی اسی اصول پر دیا ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں سے پہلے تھج بھی صرف چار رکعت پڑھتے تھے، کبھی چھر رکعت، کبھی آٹھ رکعت اور کبھی دس رکعت، لیکن چار رکعت سے کم اور دس رکعت سے زیادہ تھج پڑھنے کا آپؐ کا معمول تھا اور تجدید کی ان رکعتوں کے بعد آپؐ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک رات انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے دور رکعت پڑھی۔ معنی اس روایت کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے دو دور رکعت پڑھی گویا بارہ رکعت ہو گئی (ملاطفی قاری نے لکھا ہے کہ امام اعظمؑ کے نزدیک تجدید کی پارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیت گئے۔ صبح کی نماز کے لیے بالا بلانے آئے تو دور رکعت سنت حضرت قرأت سے پڑھ کر صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ (شامل ترمذی)

عبد العزیز بن جریح تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ قبلی رکعت میں آپؐ سَيِّدُ الْأَعْلَمْ رَبُّكَ الْأَعْلَمْ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسرا رکعت قلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں اور کبھی معودتیں بھی پڑھ لیتے تھے یعنی قلْ أَنْهُوَ ذِيْرُهُ الْفَلَقِ اور قلْ أَنْهُوَ ذِيْرُهُ الْفَلَقِ۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

اور جب وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ شَهَادَةَ الْمَلِكِ الْقَدُوسِ پڑھتے اور تیسرا مرتبہ آواز کو بلند فرماتے اور حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔ (مدارج الدوحة)

نماز وتر کی آخری تیسرا رکعت میں بعد قرأت حقیقیہ کے معمول میں یہ دعائے ثبوت ہے۔

نجر کی سنت میں قرأت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجر کی سنت کی دور کتوں میں قلْ يَا اِيَّاهَا الْكَفَرُونَ اور سورۃ قل هوا اللہ احده پڑھیں۔ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد قل کیا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں کسی اچھی ہیں کہ صحیح کی سنتوں میں پڑھی جائیں۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

بعض احادیث میں دوسری سورتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (خصال شبوی)

حضرت ﷺ نماز نجر میں:

- ۱۔ سورۃ قل اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد میں آپؐ کی نماز بکلی ہوتی تھی۔ (مسلم، معارف الحدیث)
- ۲۔ کبھی سورۃ التکویر وَاللَّیلِ إِذَا عَمَّسَ (مسلم)
- ۳۔ کبھی سورۃ مؤمنون (مسلم)
- ۴۔ اور سورۃ اذا رَأَیْتِ (سنن البیهقی)
- ۵۔ عن ابن عباس سورۃ بقرہ کی آیات قُولُوا امْنًا بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا اور سورۃ آل عمران کی یہ آیات قلْ يَا أَهْلَ الْكِتَبِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ سارخ (مذکورہ بالسورتوں کا پڑھنا بھی احادیث میں وارد ہے) (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نجر کی نماز کی پہلی رکعت میں الْمِنْزَل (یعنی سورۃ السجدة) اور دوسری رکعت میں هل الْتَّی عَلَیِ الْإِنْسَانِ (یعنی سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہوتا سے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمْتَكَ وَفِي أَنْفُسِكَ لَا يَحِيَّنِي بِيَدِكَ مَا هِيَ فِي حُكْمِكَ
عَدْلٌ فِي قَضَاءِكَ أَمْسَأْكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ مَمْئُثٌ بِهِ تَفْسِيرٌ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ
اسْتَأْتِرْتَ بِهِ فِي مَكْتُوبِ الْغَيْبِ إِنَّكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ رَبِيعَ الْلَّيْلِ وَجَلَاءَ هَمَّيْ وَخَمْيَ
وَمَاءَ اللَّهِ بَنِدَهُ ہوں تیرے اور بینا ہوں تیرے ایک بندے کا اور ایک حیری بندی کا اور بالکل تیرے بقدر میں ہوں اور ہمہ تن
تیرے دست قدرت میں ہوں نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم اور عین عدل ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ
میں تجوہ سے تیرے ہر اس اسم پاک کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی مقدس ذات کو موسم کیا ہے یا اپنی کسی کتاب
میں اس کو نازل فرمایا ہے یا اپنے خاص مخفی خزانہ غیب ہی میں اس کو محفوظ رکھا ہے استدعا کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو
میرے دل کی بچارہ نہادے اور میرے گلروں اور ٹھوں کو اس کی برکت سے دور فرمادے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی گلروں اور پریشانیوں کو
دور فرمائے اور اس کو کشادگی عطا فرمائے گا۔ (رزین معارف الحدیث)

گھر میں نوافل کا پڑھنا

۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ تے پیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟ حضور

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے جس کی وجہ سے مسجد کے آنے میں کسی حرم کی وقت یا رکاوٹ

نہیں ہوتی (لیکن اس کے باوجود) فرائض کے علاوہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہ نسبت مسجد کے زیادہ پہنند ہے۔ (شیائل ترمذی)

۱۳۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں کچھ نمازیں (نوافل وغیرہ) پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان شہزادوں (کہ جس (طرح

قبروں پر نمازیں پڑھی جاتی تو گھروں میں بھی نماز شہزادوں)۔ (مشکلاۃ)

غسل

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر رائیں ہاتھ سے مقام استنجا کو دھوتے اور دلپٹے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے (یہ ہاتھ سے پانی ڈالنا ایسی حالت میں تھا کہ کوئی چھوٹا برتقان پانی لینے کے لیے نہ تھا) پھر اسی طرح دفعہ کرتے جس طرح نماز کے لیے دفعہ فرمایا کرتے تھے۔ پھر پانی لینے اور بالوں کی جزوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ یہ سمجھتے کہ آپ نے سب میں پوری طرح پانی پہنچا لیا ہے تو دونوں ہاتھ بھر جبر کر دین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے اس کے بعد سارے بدن پر پانی بھاتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اسی طرح کی حدیث حضرت میمونہؓ سے بھی روایت کرتے ہیں جس میں حضرت میمونہؓ یہ بھی اضافہ فرماتی ہیں کہ پھر تین نے آپؐ کو رومال دیا تو آپؐ نے اس کو واپس فرمادیا صحیحین ہی کی دوسری روایت میں اضافہ بھی ہے کہ رومال استعمال کرنے کی وجہ سے آپؐ نے جسم پر سے پانی سوت کر جھاؤ دیا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ اور حضرت میمونہؓ کی ان حدیثوں سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کی پوری تفصیل معلوم ہو جاتی ہے یعنی یہ کہ آپؐ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دو تین دفعہ دھوتے تھے (کیونکہ ان ہاتھوں کے ذریعے ہی پورے جسم کو غسل دیا جاتا ہے، اس کے بعد آپؐ مقام استنجا کو بائیں ہاتھ کو مٹی سے مل کر اور رگڑ رگڑ کے خوب مانجھتے اور دھوتے تھے پھر اس کے بعد دفعہ فرماتے تھے (جس کے ضمن میں تین تین دفعہ کلی کرتے اور ناک میں پانی لے کر اس کی اچھی طرح صفائی کر کے منہ اور ناک کے اندر وہی حصہ کو غسل دیتے تھے اور حسب عادت ریش مہارک میں خلاں کر کے اس کے ایک ایک بال کو غسل دیتے تھے اور بالوں کی جزوں میں پانی پہنچانے کی کوشش کرتے تھے اس کے بعد باقی سارے جسم کو غسل دیتے تھے پھر غسل کی اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں کو پھر دھوتے تھے (غالباً آپؐ یہ اس لیے کرتے تھے کہ غسل کی وہ جگہ صاف اور پختہ نہیں ہوتی تھی)۔ (معارف الحدیث)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حافظہ محورت اور جبھی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے (یعنی قرآن مجید حوالہ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اس کی تلاوت ان دونوں کے لیے ممنوع ہے۔ (معارف الحدیث جامع ترمذی) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسم کے ہر بال کے یونچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لیے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے (تاکہ جسم انسانی کا وہ حصہ جو بالوں سے چھپا رہتا ہے پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کو بھی اچھی طرح دھونا اور صاف کرنا چاہیے۔

(سنن ابی داؤد جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

عافیت کی دعا

حدیث شریف میں حضرت عبد اللہ بن عوژ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (معنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدیا ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کی دعا مانگی جائے۔ (جامع ترمذی، صن حسین)

حضرت ﷺ کی تعلیم کردہ بعض دعائیں

دعائے سحرگاہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر رات کو جب رات کا تھا کی حصہ ہاتھی رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں جو مجھ کو پکارے گا اس کی سنوں گا جو مجھ سے مانگے گا عطا کروں گا۔ جو مجھ سے مغفرت و خونطلب کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے اور ہر گز کوئی سختی (اور مبالغہ) کے ساتھ دین پر غالب ہونے کا ارادہ نہ کرے گا مگر دین ہی اس کو ہراوے گا۔ جس سیدھے چلو۔ قریب رہا اور خوشبری حاصل کرو اور صبح و شام کے وقت اور کی قدر رات کے آخری حصے سے (کام میں) سہارا لو۔ (ذکر اللہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے بہت سی قابل موافذہ خضول اور لا یعنی پاتمیں سرزد ہوئیں، مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت کہا:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَهْمَدَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

”اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبد برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبد نہیں۔ میں اپنے گناہوں کی تھوڑے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں“

تو اللہ تعالیٰ اس کی ان سب لغزشوں کو معاف کرے گا جو مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدراویؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹئے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ میں اس طرح توبہ واستغفار کرے اور نیک دفعہ عرض کرے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَالْتُّوبُ إِلَيْهِ

”میں مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبد نہیں اور وہ حیی و قیوم ہے وہ ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کار ساز ہے اور اس حضور میں توبہ کرتا ہوں“۔

تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ درختوں کے چوں اور مشہور ریگستان عائج کے ذریعوں اور دنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہوں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرتو ﷺ کی خاص نمازیں

حضرت عطاءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت مائشہؓ سے عرض کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی کوئی عجیب ترین بات سنائیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی کوئی بات ایسی تھی جو عجیب ترین نہ تھی اس کے بعد فرمانے لگیں۔ ایک رات کا قصہ ہے کہ سونے کے لیے مکان پر تشریف لائے اور میرے پاس میرے مخالف میں لیٹ گئے۔ لیٹتے ہی تھوڑی سی دیر میں فرمایا کہ چھوڑ دتا کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرمایا کہ کھڑے ہو گئے۔ وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی اور روشن اشروع کر دیا یہاں تک کہ سیدنا مبارک تک آنسو بپہ کر آنے لگے۔ اس بعد رکوع کیا اس میں بھی روئے رہے۔ پھر بجدے سے اٹھے اور روئے رہے۔ غرض صبح تک بھی کیفیت رہی حتیٰ کہ بلاں صبح کی نماز کے لیے بلانے کے لیے آگئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس قدر کیوں روئے۔ اللہ جل شانہ نے تو آپؐ کے گلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیے۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہ ہوں؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں ایسا کیوں نہ کرنا حالانکہ آج محمد پر یہاں تین نازل ہوئی ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ﴿لَمْ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ﴾ سے ﴿لَا تُخْلِفُ الْمِيقَاتِ﴾ تک سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی آیتیں طاوت فرمائیں۔ (خاصیتیں مدارج المحتویات)

حضرت ﷺ کی نماز

احادیث میں روایات ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس بکیر تحریم کے ساتھ دلوں ہاتھ کا نوں تک اٹھاتے اوس کے بعد ہاتھ باندھ لیتے اس طرح کردا ہے ہاتھ کو باسیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے ہاتھ باندھنے کے بعد شام پڑھتے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ... إِلَخْ اس کے بعد **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ** پڑھتے اس کے بعد **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھتے تھے۔

پھر اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے اور اس کے آخر میں آمین کہتے (امام عظیمؒ کے مذهب میں آمین آہستہ کہنا ہے)۔

پھر حضور ﷺ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھتے پھر آپ جب اس قرأت سے فارغ ہوتے تو بکیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے (مجھکنے کے ساتھ ہی بکیر کہتے اسی طرح جب رکوع سے سراخاتے تو **سَبِّعَ اللَّهُ لِنَّمْ حَمْدَةً فَرِمَّاتَ**)۔

رکوع میں دلوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر خوب جھاتے اور انگلیوں کو کھول کر رکھتے (علماء فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلیوں کی تین حالتیں ہیں ایک رکوع کی حالت میں کھول کر رکھنا چاہیے۔ دوسرے سجدے کی حالت میں انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے تیرے تمام حالوں میں انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا خواہ قیام کی حالت ہو خواہ شہد کی ہو)

حضرت ﷺ رکوع میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھتے اور سر کو اس کے برابر نہ نیچا کرتے اور نہ اٹھاتے اور تین بار کہتے **سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْعَظِيمِ** (یہ کم از کم ہے بسا اوقات آپ اس بھی زیادہ کہتے تھے اور زیادہ ہار کہنا طاقت عدو میں افضل ہے) اور جب رکوع سے سراخاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور حضور ﷺ سجدے اس انداز سے کرتے آپ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اس کے بعد ہاتھوں کو رکھتے پھر بینی (ناک) زمین پر رکھتے۔ پھر پیشائی مبارک رکھتے۔ سجدے میں بازوؤں اور پیسوں کو رکھنے کا کہری کا پچھا اس کے درمیان میں رکھتے۔ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ سجدے میں کم از کم تین بار کہتے۔ **سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْأَعْلَى** اور جب سجدے سے سراخاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہ فرماتے جب قیام طویل ہوتا تو رکوع و سجدہ اور جلسہ بھی طویل ہوتا اور جب قیام مختصر ہوتا تو یہ سب مختصر ہوتے (مارج النبوت) آپ ہر دو رکعت پر احتیاط پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت واٹلی کی حدیث میں ہے کہ آپ جب بجدعے سے (قیام کے لیے کھڑے ہوتے تو انوں اور گھنٹوں پر نیک لگا کر کھڑے ہوتے اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھے اور اس پر نیک لگاتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور حضرت عمرؓ سے مردی ہے کہ رسول اللہ نے کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھوں سے نیک لگا کر کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے (لیکن بحکم ضرورت زیادتی مشقت بہرت سنی اور کمزوری کے وقت زمین پر نیک لگانا جائز ہے)۔ (مدارج الموت)

اور جب حضور ﷺ تشریف میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اس پر بیٹھتے اور داہنی پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت کے بعد تشریف کے لیے بیٹھتے تو قده اولیٰ کی طرح بیٹھتے اور جب تشریف پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھتے اور دابنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے (اس کی صورت یہ ہے کہ جھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو چھلی کے اندر جمع کرے اور چھپ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقة بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور جب لا الہ کہے تو انگلی انھائے اور لا اللہ کہنے پر بخچے کرے) (مدارج الموت)

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مردی ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمائی کہ ہم ان الفاظ میں التحیات پڑھیں

الْسَّمِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّبَّابُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَلَّهُمَّ إِنِّي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَأَنْعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّهُ لَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(رواہ مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبد الرحمن بن ابی سلیمان سے مردی ہے کہ مجھے کعب بن عجرةؓ ملے تو انھوں نے کہا کیا میں تھیں ایک تھنہ جسے میں نے حضور ﷺ سے سنا ہیں کر دوں؟ میں نے کہا ان ضرور تو انھوں نے کہا حضور ﷺ سے میں نے عرض کیا کہ آپؑ نے ہمیں آپؑ پر سلام پہنچیں کا طریقہ تو بتلا دیا لیکن ہم درود کس طرح پہنچیں تو آپؑ نے فرمایا ان الفاظ میں:

اللَّهُمَّ صَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلِيَّا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى إِلِيَّا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
خَمِيرٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِلِيَّا بَارِكْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى إِلِيَّا
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيرٌ مَجِيدٌ

(بخاری و مسلم معارف الحدیث)

ایک دوسرے صحابی حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے بھی قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث مردی ہے جس میں ہے کہ جب حضور ﷺ سے درود کے متعلق دریافت کیا گیا کہ حضرت ﷺ جب ہم نماز میں آپؑ پر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ تو آپؑ نے مذکورہ درود شریف کی تلقین فرمائی۔ (مدارج الموت)

طبرانی اہن ماجہ اور دارقطنی حجرت سہیل ابن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نمازی نہیں جس نے اپنے نبی پر درود نہ پہنچا۔ (مدارج الموت)

حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا تھا کسی نے عرض کیا کہ جب آپ پر اگلے بچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت ہو سکی ہے تو پھر آپ اس درجہ مشقت کیوں برداشت فرماتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اللَّا أَكُونْ عَبْدًا لِّكُوْرَاكِه) (کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر اتنا فعام فرمایا تو کیا میں شکرگزار ہندہ نہ ہوں)۔ (شماں ترمذی)
حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ میری آنکھ کی شحدک نماز ہے۔ (خصال نبوی ﷺ)

حضرت حوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا حضور خواب استراحت سے بیدار ہوئے مساوک کی اور خوکر کے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں بھی نماز کے لیے حضور ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی تو کوئی رحمت والی آیت ایسی نہ گزری جس میں حضور ﷺ نے توقف کر کے خدا کے حضور رحمت کی درخواست نہ کی ہو اور ایسی کوئی عذاب والی آیت نہ گذری جس میں حضور ﷺ نے نماز توقف کر کے خدا کے حضور اس کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو (تفصیل نمازوں میں اس طرح رک کر دعا کرنا جائز ہے بشرطیکہ عربی میں ہو سکن فرض نمازوں میں ایسا کرنا درست نہیں) پھر آپ نے قیام کے مراتب طویل رکوع فرمایا اور پڑھا۔
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكَبُورِ يَا إِ.

پھر کوع سے سراٹھا کر اتنا ہی قیام فرمایا اور اس میں بھی بہی کلمات پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ کیا اور اس میں بھی بہی کلمات پڑھے پھر دونوں سجدوں کے درمیان جلوس فرمایا اس میں بھی اسی کے ماتھہ کلمات ادا فرمائے اس کے بعد بقید رکعتوں میں آل عمران سورہ نسام اور سورہ مائدہ تلاوت فرمائی۔ (شماں ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک رات تہجد میں ایک ہی آیت کی تکرار فرماتے رہے اور وہ یہ آیت تھی:

﴿إِنَّ تَعْذِيْثَمُ قَائِمَهُمْ هَبَادِكَ وَإِنَّ تَغْفِرَلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الحاقة]

”اگر آپ ان کو عذاب دیں تو پہ شک وہ آپ کے ہندے ہیں اور اگر آپ انھیں فرمادیں تو آپ ہی زبردست حکمت والے ہیں۔“

ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے

امام تفسیر وحدیث حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ صرف تسبیح و تہلیل اور زبانی ذکر پر منحصر نہیں بلکہ ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے وہ بھی ذکر اللہ میں داخل ہے بشرطیکہ نیت اطاعت کی ہو۔

اسی طرح دنیا کے تمام کار و بار داخل ہیں۔ اگر ان میں شرعی حدود کی پابندی کا دھیان رہے کہ جہاں تک جائز ہے کیا جائے اور جس حد پر پہنچ کر منوع ہے اس کو چھوڑ دیا جائے تو یہ سارے اعمال جو ظاہر و خوبی کا مم ہیں وہ بھی ذکر اللہ میں شامل ہوں گے۔ (اذ کارت و دی۔ ۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور فرمایا کہ بعض اوقات میں چار پائی پلیٹی ہوئے اپنا اوپیٹہ پورا کر لیتی ہوں۔ (کتاب الاذکار للعلوی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ان کو آسان والے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔

اسماء بنت نبی یہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسم اعظم ان دو آنکھوں میں موجود ہے۔

وَالْهُكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّجِيمُ [آل البقرة: ۱۶۳]

اور دوسری آل عمران کی ابتدائی آیت۔

اَللَّهُ أَكْبَرُ
اَللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ

[جامع ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، سنن دار می، معارف الحدیث]

مختلف احادیث میں حسب ذیل کلمات کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہیں: (حسن حسین)

يَا ذَلِيلَ الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ

يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک بندہ دہانہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے اپنی دعا میں عرض کیا: "اے اللہ میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں یوسیلہ اس کے کے ساری حمد و تکاش تیرے ہی سزاوار ہے کوئی مجبوب نہیں تیرے سوا تو نہیا ہت میریان اور بڑا محسن ہے۔ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں اے ذوالجلال والا کرام اے حقیقیوں میں"

تو رسول ﷺ نے فرمایا: "اس بندے نے اللہ کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ اگر اس وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔

(جامع ترمذی، سنن البی وابو داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

پناہ مانگنے کی بعض دعائیں

دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فتنہ کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہوا اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو ذیل میں بعض دعائیں درج کی جاتی ہیں۔ بعض گز شریعہ مصائب کے ذیل میں آجکی ہیں۔

حضرت شکل بن حمیدؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی تعلیم فرمادیجیے، جس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ و حفاظت طلب کیا کروں، آپؐ نے میرا باتھا پے دست مبارک میں تحام کر فرمایا کہو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَذُكَ مِنْ هَرُونَ سَعْيَ وَ مِنْ هَرُونَ بَصَرِي وَ مِنْ هَرُونَ لِسَانِي وَ مِنْ هَرُونَ قَلْبِي وَ مِنْ هَرُونَ مَيْتَنِي
”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کافوں کے شر سے اور اپنی لگاہ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے قلب کے شر سے اور اپنے مادہ شہوت کے شر سے۔“ (شنابی دا ڈر جامع ترمذی، نسائی، معارف الحدیث)

حضرت عائشہ صدیقۃؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَذُكَ مِنَ الْكَسْلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْمَأْتَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَذُكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الدَّارِ
وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ هَرُونَ فِتْنَةِ الْغُنْيَ وَ مِنْ هَرُونَ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ مِنْ هَرُونَ فِتْنَةِ الْمُرْسَلِ الْدَّجَالِ
اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْخَلْجِ وَ الْبَرْدِ وَ لَقْ قَلْبِي كَمَا يُنْقِلُ الْفَوْتُ الْأَنْبَيْضُ مِنَ الدَّلَسِ وَ تَاعِدْ
بَعْثَنِي وَ تَهْنِي خَطَايَايَ كَمَا يَأْعُذُثْ بَهْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَمْفُرِ

”اے میرے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں سُتی اور کاملی سے اور اپنی بڑھاپے سے (جو بالکل ہی ناکارہ کر دے) اور قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے اے میرے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنہ قبر سے اور عذاب قبر سے اور دولت و ثروت کے فتنہ اور شر اور مغلی اور محتاجی کے فتنہ اور شر سے اور دجال کے شر سے اے میرے اللہ میرے گناہوں کے اثرات دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گندے اعمال و اخلاق کی گندگیوں سے اس طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میں کچیل سے صاف کیا جاتا ہے نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔

(صحیحین، معارف الحدیث)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعائیں میں ایک دعا یہ بھی تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَذُكَ مِنْ رَوَالِ نَعْمَكَ وَ تَحْوُلِ غَافِيَكَ وَ لَجْعَاهَ فِي لَقْمَكَ وَ جَمِيعِ سَخْطَكَ
[رواہ مسلم، معارف الحدیث]

استغفار

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (بیہقی بخاری، معارف الحدیث)

حضرت محمد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ سو سو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے:

ذَبْتُ أَخْفِرْ لِي وَلَبْتُ عَلَيْهِ أَنْكَ أَنْكَ التَّوَابُ الْفَقُورُ

(معارف الحدیث، منداحمد، جامع ترمذی، سنن البیانی، داودیان ماجہ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی ایسا نہیں جس سے کبھی کوئی خطایا لغوش سرزدنا ہو) اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جگ سے بھاگنے کا بناہ کیا ہو وہ استغفار یہ ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، سنن البیانی، داودی)

استغفار کی برکات

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے شکل اور مشکل سے ٹکنے اور رپاٹی پانے کا راستہ پہادے گا، اس کی ہر بکر اور پریشانی کو دور کر کے کشاوگی اور اطمینان عطا فرمادے گا، اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہو گا۔ (مسند احمد، سنن الی داود، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں فرمائیں جو ہمیں یاد نہ رہیں تو ہم نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بہت سی دعائیں تعلیم فرمائی تھیں ان کو ہم یاد نہ رکھ سکے (اور چاہئے یہ ہیں اللہ تعالیٰ سے وہ سب دعائیں مانگیں، تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا میں شخصیں ایسی دعاء ہتلائے دیتا ہوں جس میں وہ ساری دعائیں آجائیں گی۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو کہ:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا مَالَكَ مِنْهُ تِبِيَّكَ مُحَمَّدًا طَبِيلَةً وَنَعْوَذُكَ مِنْ هَرَّ مَا سَعَادَ مِنْهُ
تِبِيَّكَ مُحَمَّدًا طَبِيلَةً وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

”اے اللہ! ہم تم تجوہ سے وہ سب خیر مانگتے ہیں جو ہیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تجوہ سے مانگی اور ہم ان سب چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تیری پناہ چاہی بس توہی ہے جس سے مدد چاہی جائے اور تیرے ہی کرم پر موقوف ہے مقاصد اور مرادوں تک پہنچتا اور کسی مقصد کے لیے سعی و حرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔

(جامع ترمذی، معارف الحدیث)

جمع بین الصلوٰتین

بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے اس کے غیر وقت میں کوئی نماز پڑھی ہو مگر مغرب و عشاء کی نمازوں میں جن کو مزدلفہ میں جمع فرمایا اور احادیث میں عرفات میں ظہر و عصر کی نمازوں میں بھی جمع فرمانا مروی ہے اور یہ جمع برخلاف مناسک حج تھی نہ کہ سفر کی وجہ سے اور جامع الاصول میں برداشت ابو داود حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی سفر میں مغرب و عشاء کو نہیں پڑھا مگر ایک مرتبہ جمع بین الصلوٰتین کے معنی یہ ہیں کہ پہلی نماز کو اتنا موخر کیا جائے کہ اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور بعض اسے جمع صوری کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر صورت میں تو جمع ہے مگر در حقیقت جمع نہیں ہے اور سبھی وہ صورت ہے جس پر احتاف سفر میں جمع کا اطلاق کرتے ہیں۔ (مدارج المبوت)

جامع الاصول میں ابو داود سے برداشت نافع اور عبد اللہ بن واقدی مروی ہے کہ ایک بار سفر میں حضرت ابن عمرؓ سے مودود نے کہا "الصلوٰۃ" ابن عمرؓ نے فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ غروب شفق سے پہلے اترے اور نماز مغرب ادا کی اس کے بعد انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو آپؐ بھی فرماتے اور بھی حکم دیتے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ (مدارج المبوت)

جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے لیے اس میں کوئی مضاائقہ نہیں ہے کہ اگر اس کو وسعت ہو تو روز مرہ کے کام کا ج کے وقت پہنچنے جانے والے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لئے کپڑوں کا ایک خاص جوڑا اپنا کر رکھ لے۔ (سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

جمعہ کے دن خط بنوانا اور ناخن ترشوana

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور لبیں تراشنا کرتے تھے۔
(مسند بخاری و مسلم، اوسط الطبرانی، معارف الحدیث)

جن اوقات میں مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے

۱۔ سونے کے بعد اٹھنے پر

۲۔ وضو کرنے وقت

۳۔ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے

۴۔ حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کے لیے

۵۔ منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت یاد ان توں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے پر

۶۔ نماز میں کھڑے ہونے کے وقت اگر وضو اور نماز میں زیادہ فصل ہو گیا ہو۔

۷۔ ذکر الہی کرنے سے پہلے

۸۔ خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت

۹۔ اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد

۱۰۔ بیوی کے ساتھ مقاببت سے پہلے

۱۱۔ کسی بھی مجلسِ خیر میں جانے سے پہلے

۱۲۔ بھوک پیاس لگنے کے وقت

۱۳۔ موت کے آثار پیدا ہو جانے سے پہلے

۱۴۔ سحری کے وقت۔

۱۵۔ کھانا کھانے سے قبل۔

۱۶۔ سفر میں جانے سے قبل۔

۱۷۔ سفر سے آنے کے بعد۔

۱۸۔ سونے سے قبل۔ (الترغیب والترہیب)

جن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (یعنی اس کے لیے ضروری ہے) کہ هفتہ کے سات دنوں میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کر لے۔ اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح ڈھونے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم و معارف الحدیث)

حضرت سہرہ بن جہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے لیے) وضو کرے تو بھی کافی ہے اور حجیک ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔ مسند احمد، سفیان ابی داؤد، جامع ترمذی، معارف الحدیث

جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔

۲۔ عیدین کے دن بعد فجر ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

۳۔ حج یا عمرے کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۴۔ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال آفتاب غسل کرنا سنت ہے (بہشتی گوہر)

جمعہ اور عیدین کی نماز میں تراث

حضرت نبیان میں بیشتر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سُبْحَانَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْكَة حدیث القاضیہ پڑھا کرتے تھے اور اگر عید و جمعہ دونوں دن ہو جائے تو آپؐ دونوں نمازوں میں بھی دوسرا ملک پڑھتے۔ (صحیح مسلم)

دوسرا حدیث میں قرآن المحمد اور الشریعت الشاعرۃ پڑھنا بھی منقول ہے۔

جمعۃ المبارک

حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور واجب ہے اس وجوب سے چار آدمی مستحب ہیں:

- ۱۔ غلام جو بیمارہ کسی کا مملوک ہو
- ۲۔ عورت
- ۳۔ نابالغ لڑکا
- ۴۔ بیمار (مشن ابی داؤد معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو چاہیے کہ نماز جمعہ ہرگز ترک نہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اس گناہ کی سزا میں دلوں پر مہر لگادے (ہدایت سے محروم ہو کر) پھر وہ تفاقلوں میں ہو جائیں گے۔ (مسلم)

کسی کو مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دعا

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کی نظر کسی جلانے مصیبت اور دلگشی پر پڑھے اور پہ کہے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي غَافَانِي مِمَّا أَبْلَغَكَ بِهِ وَأَضْلَلَنِي عَلٰى شَيْءٍ مُّمِنٌ خَلَقَ لَفْضِي لَا

”ہمارا کے لیے ہے جس نے مجھے غافیت دی اور محفوظ رکھا اس ہلا اور مصیبت سے جس میں تجوہ کو جلا کیا گیا اور اپنی بہت سی ٹھلوق پر اس نے مجھے فضیلت بخشی۔“

تو وہ اس ہلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔ (جامع ترمذی معارف الحدیث)

حضرت اسماء (بنت عمیس) سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کیا میں تمھیں ایسے کلمے نہ بتاؤں جسھیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہ لیا کرو؟ وہ یہ ہیں:

اللّٰهُ زَيْنٌ لَا أَهْرُكُ بِهِ ذِيْنًا

”یعنی اللہ ہمرا پروگار ہے میں اس کا کسی کو شریک نہیں رہتا۔“ ایک روایت میں ہے کہ اسے سات بار کپا چائے۔ (زاد المعاو)

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

صحیح احادیث میں ہے کہ ختم قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ امام تفسیر حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ ختم قرآن کے وقت جمع ہو کر دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت حق تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور اسناد صحیح کے ساتھ حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن مجید کی تلاوت ختم کرتے تو اپنے اہل دعیا کو جمع کر کے دعا کیلے کرتے تھے۔ (اذکار نوی ص ۳۹)

ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو آدمی دن رات میں بیس آیتیں بھی پڑھ لے تو وہ غالباً لوگوں میں نہ لکھا جائے گا۔ (اذکار نوی ص ۳۹)

خواب میں ڈرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (فرما دنا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو اس طرح وحَا کرنے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ خَضْبِهِ وَعَذَابِهِ وَمِنْ هَرُّ عِبَادَةِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ أَنْ يُخْضُرُونَ

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے فضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس و اثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔“
رسول ﷺ نے فرمایا کہ بھر شیاطین اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

(معارف الحدیث)

معوذہ میں

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ^{تمہیں} معلوم نہیں آج رات جو آپتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں (وہ ایسی پر مثال ہیں کہ) ان کی مثل کبھی دیکھی نہ گئیں نہیں لیکن **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آرام فرمائے لے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے تھے (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملانے جانتے ہیں) پھر **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** پڑھتے اور ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے سر مبارک اور چہرے مبارک اور جسد امیر کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے۔ (اس کے بعد باقی جسم پر جہاں تک آپ کے ہاتھ چاکتے تھے وہاں تک پھیرتے) یہ آپ سختیں رفع کرتے۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

مقبول دعا میں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بندہ مومن کی کوئی ایسی دعا ایسی نہ ہوگی جس کے بارے میں خدا یہ بیان نہ فرمادے کہ میں نے دنیا میں قبول کی اور یہ تھماری آخرت کے لیے ذخیرہ کر کے رکھی۔ اس وقت بندہ مومن سوچے گا کہ کاش میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی اس لیے بندے کو ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ (حاکم)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "دو چیزوں خدا کے دربار سے ردنیں کی جاتیں ایک اذان کے وقت کی دعا۔ دوسری جہاد (حلف بندی) کے وقت کی دعا۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا ردنیں کی جاتی (صحابہ کرام نے دریافت کیا رسول اللہ ﷺ) اس وقت میں کیا دعا مانگا کریں؟ فرمایا یہ دعا مانگا کرو

اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَأَكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں جو خاص طور سے قول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں تک عین نجیں:

- ۱۔ اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا
- ۲۔ مسافر اور پردیسی کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)
- ۳۔ حضرت عبد اللہ بن حماسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قول ہوتی ہیں:
 - ۱۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلت نہ لے۔
 - ۲۔ جج کرنے والے کی دعا جب تک وہ الوٹ کر اپنے گھر واپس نہ آئے۔
 - ۳۔ راہ خدا میں جہاد کرنے والے دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے۔
 - ۴۔ بیمار کی دعا جب تک وہ شفا یاب نہ ہو جائے۔
 - ۵۔ ایک بھائی کی دوسرا بھائی کے لیے ٹائبانہ دعا۔

یہ سب بیان فرمائے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لیے ٹائبانہ دعا ہے۔ (دعوات الکبیر للیہنہی - معارف الحدیث)

مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحریفہ استغفار (دعا یعنی مغفرت)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں مدفن مردے کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہوا وہ مدد کے لیے بھیج دیکھا کر رہا ہو وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت کا تحریفہ پہنچے جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحریفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز محبوب ہوتا ہے اور دنیا میں رہنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جاسکتی ہے اور مردوں کے لیے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لیے دعا یعنی مغفرت ہے (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صاحب کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار امیرے درجہ اور مرتبہ میں پورتی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعا یعنی مغفرت کرنے کی وجہ سے (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ عام مومنین و مومنات کے لیے ہر روز (۲۵ یا ۳۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعا میں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمَنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَخْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
”اے اللہ تمام مومنین اور تمام مومنات اور مسلمین و مسلمات کی سمجھش فرماجوان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جوان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی)۔ (حسن حسین)

مسواک

مسواک کی فضیلت و اہمیت میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر امت پر شوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسوک کو واجب قرار دیتا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رخائے حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس ہے۔ (بخاری) اور فرمایا جب بھی جب میں آئے تو انہوں نے مجھے مسوک کرنے کے لیے ضرور کہا۔ خطرہ ہے کہ (جب میں کی بار بار تاکید اور صیت پر) میں اپنے منہ کے لگے حصہ کو مسوک کرتے کرتے چھس نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

حضرت ﷺ جب فرات قرآن یا سونے کا ارادہ فرماتے تو مسوک کرتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسوک کرتے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا شامہ اقدس میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام جو کرتے وہ مسوک کرنا ہوتا تھا اور حضور اور نماز کے وقت بھی مسوک کرتے تھے اُنگلی سے مسوک کرنا بھی کافی ہے خواہ اپنی اُنگلی سے ہو یا دوسرے کی اُنگلی سے اور سخت درست پکڑے سے ہو جب بھی کافی ہے۔ ابو عیین اور یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ و انہوں کے عرض پر مسوک کرتے اور موہبہ لدھی میں ہے کہ مسوک والے ہاتھ سے کرنا چاہیے یہ مستحب ہے، بعض شرائج حدیث نے کہ مسوک میں یمن سے مراد یہ ہے کہ ابتداء و انتہی طرف سے کرے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رات کو رسول ﷺ کی مسوک رکھ دی جاتی، جب رات کو نماز کیلئے اٹھتے تو مسوک کرتے پھر وضو کرتے۔ (بخاری و مسلم، ابن سعد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپؐ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسوک ضرور فرماتے۔ (معارف الحدیث، مسند احمد، سنن ابن داود) (مرض الوفات میں حضور ﷺ کا آخری عمل مسوک ہے)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ نماز جس کے لیے مسوک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بلامسوک پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الانیمان، یحییٰ، معارف الحدیث)

سواک کے متعلق سنپیش

۱۔ سواک ایک پالشٹ سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بخارائی)

۲۔ کم از کم تین مرتبہ سواک کرنی چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیے۔

۳۔ اگر انگلی سے سواک کرنا ہوتا اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی رائکیں جانب اور پر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح باائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔

موت بروز جمعہ

روز جمعہ اور شب جمعہ میں موت آنے کی فضیلت میں احادیث و آثار حرمی ہے کہ مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت اکرم ﷺ نے فرمایا:

هَامِنْ مُسْلِمٌ يَمُوتُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاتَهُ اللَّهُ بِشَةُ الْقَبْرِ

”کوئی ایک مسلمان بھی اپنائیں جو جمعہ کے دن پا اس کی رات میں مرے مگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا“ (مدارج الدوڑ)

موت کی دعا کی ممانعت

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی دعا اور تمنا مانت کرو اگر کوئی آدمی ایسی دعا کے لیے مفترض ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کے لیے ووجہ بھر جو) تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے "اے اللہ اجب بتک میرے لیے زندگی بھر
ہے مجھے زندگہ رکھا اور جب میرے لیے موت مبتدا ہو تو دنبا سے مجھے اٹھائے۔" (سنن نسائی، معارف الحدیث)

مردوں عورت کے طریقہ نماز میں فرق

عورتوں کی نماز کا طریقہ بھی وہی ہے جو مردوں کا ہے صرف چند چیزوں میں فرق ہے جو درج ذیل ہیں:

- ۱۔ بھیگ تحریک کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھوں تک اٹھانا چاہئیں اگر کوئی ضرورت ہشی میں سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھوں تک لے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئیں۔
- ۲۔ بعد بھیگ تحریک کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ اور عورتوں کو سینے پر۔
- ۳۔ مردوں کو چھوٹی الگی اور اگھوٹھے کا حلقة بنانا کر باسیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور داہنی تین الگیاں باسیں کلائی پر بچھانا چاہیے۔ اور عورتوں کو داہنی تینیں باسیں ہتھیں کی پشت پر رکھنا چاہیے حلقة بنانا اور باسیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیے۔
- ۴۔ مردوں کو روکوں میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر سین اور پشت برابر ہو جائیں عورتوں کو اس قدر رہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اسی قدر کہ جس میں ان کے ہاتھ گھنٹوں تک پہنچ جائیں۔
- ۵۔ مردوں کو روکوں کی الگیاں کشادہ کر کے گھنٹوں پر رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے بلکہ ملا کر رکھنا چاہیے۔
- ۶۔ مردوں کو حالت روکوں میں کہیاں پہلو سے طیبہ رکھنا چاہئیں۔ اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنا چاہئیں۔
- ۷۔ مردوں کو سجدے میں پیٹ راتوں سے اور ہاز و بغل سے جدار رکھنا چاہئیں اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہئیں۔
- ۸۔ مردوں کو سجدے میں کہیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی۔
- ۹۔ مردوں کو سجدے میں دونوں پیڑا الگیوں کے مل کھڑے رکھنے چاہئیں اور عورتوں کو نہیں۔
- ۱۰۔ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں باسیں پیدا پیٹھنا چاہیے اور داہنے پیڑا الگیوں کے مل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو باسیں سر سین کے مل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیڑا سین طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح کردا ہنی ران باسیں ران پر آجائے اور داہنیں پنڈلی باسیں پنڈلی پر۔

۱۱۔ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

محیبت اور غم کے موقع پر

مند میں نبی ﷺ سے مردی ہے کہ کوئی شخص اگر جلاسے مصیت ہو جائے تو یوں دعا کرے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

”بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں“ اے اللہ امیری مصیت میں مجھے اجر دے اور اس کے حوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرم۔ (زادالعار)

صحیین میں حضرت ابن عباسؓ سے مردی ہے کہ رسول ﷺ بے صحینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَزِيزِ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ
وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ (زادالمعاد)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عظیم (اور) بربار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا۔“

جب کوئی شخص کام کرنے سے عاجز ہو جائے یا زیادہ قوت و طاقت چاہے تو اس کو چاہیے کہ سوتے وقت سبحان اللہ ۱۳۳ بار

الحمد لله ۱۳۳ بار اور اللہ اکبر ۱۳۳ بار پڑھا کرے۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، ابو داؤد، حسن حسین)

متفرق دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی بات کا صدمہ ہوتا تو آپؐ کے سامنے کی جانب سر مبارک اٹھاتے اور اور سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ پڑھتے اور جب دعائیں خوب سمجھ فرماتے تو فاتحیٰ یا قیوم پڑھتے۔ (زاد العاد)

نبی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی لکر پریشانی لاحق ہوتی تو آپؐ کی یہ دعا ہوتی تھی:

يَا سَلَامُ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ أَسْتَغْفِرُكَ

”يَا سَلَامُ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ أَسْتَغْفِرُكَ مِنْ تَقْرِيبِ رَحْمَتِكَ“۔ (زاد العاد)

اور رسولؐ سے فرماتے:

اللَّهُمْ مُؤْمِنًا ذَالْجَلَالَ وَالْأَكْرَامَ

”يَا ذَالْجَلَالَ وَالْأَكْرَامَ سے چھٹے رہو۔“ (یعنی کلمہ کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ سے استغاثہ اور فریاد کرنے رہو)۔ (جامع ترمذی)
حضرت علیؑ کا بیان ہے کہ جگہ بدر میں جب میں کفار سے لڑتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سردار و جہاں ﷺ میں سر کھے ہوئے یا سَلَامُ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ ہے تھے۔ پھر میں چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا۔ پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو بدستور اسی طرح مسجدہ میں سر کھے ہوئے یا سَلَامُ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَةِ رَبِّكَ ہے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ کوفع کی خوشخبری سنادی۔ (نسائی، حاکم، حسن حسین)

جب آنحضرت ﷺ کو کسی امر میں زیادہ پریشانی لاحق ہوتی تو چادر پچاریتے، کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لیے اپنے ہاتھا بننے لیے کر دیتے کہ آپؐ کی بغل کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

جب آپؐ دعائیم کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرتے۔

دعا و استغفار کے الفاظ شیخ مرتضیہ دہرا تے۔

آپؐ دعائیں سچ بندی و تقافیہ بندی سے کام نہ لیتے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔

آپؐ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمْ وَبِحَمْدِكَ أَهْلَهُدَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.

”اے اللہ میں آپؐ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپؐ کی حمد کے ساتھ دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معیود موائے آپؐ کے میں آپؐ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپؐ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

جب آنحضرت ﷺ کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنَعْمَيْهِ تَعْمَلُ الصَّالِحَاتُ

”شکر ہے اللہ کا جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو کہنچتی ہیں۔“

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
”شکر ہے اللہ کا ہر حال میں“ (حاکم)

جب آپ راستے میں کسی کا ہاتھ پکڑتے اور پھر جدا ہوتے تو فرماتے:

اللّٰهُمَّ زِينَا إِنَّا فِي الظُّنُمَّ حَسَنَةٌ وَفِي الْأَعْوَةِ حَسَنَةٌ وَلِنَا عَذَابُ النَّارِ
کسی کا قرض ادا فرماتے تو یہ دعا دیتے:

بَارِكِ اللّٰهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلْفِ الْحَمْدُ وَالْأَذَانُ

”اللہ تعالیٰ تیرے گھر یا را اور تیرے مال میں برکت دے، قرض کا بدلہ تعریف اور (بروفت) ادا یگلی ہے۔“

جب کوئی شخص نیا بیاس پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ اس کی تعریف کرتے حسنۃ حسنۃ یعنی ”بہت خوب بہت خوب“ اور پھر فرماتے: اہل و اُنْعَلِیقِ لیتی پر اندا کرو اور یوسیدہ کرو۔

جب آپ کے پاس کوئی ہدایتا پھل لاتا اور وہ فصل کے شروع ہی کا ہوتا تو اس کو آپ آنکھوں سے لگایتے پھر دلوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے:

اللّٰهُمَّ كَمَا أَرْسَلْنَا أَوْلَهُ فَارِنَا الْخَرْجَةَ

”اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھایا اس کا آخر بھی دکھا“۔ پھر پھول کو دے دیتے تھے جو بچے بھی اس وقت آپ کے پاس ہوتے تھے۔ (ابن السنی)

جب آپ شکر کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے

أَسْوَدُ دُعَةِ اللّٰهِ دِينَكُمْ وَأَمَانَتُكُمْ وَخَوَافِيْمُ أَعْمَالَكُمْ (ابو داؤد)

”میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری قابل حفاظت چیزوں کو اور تمہارے اعمال کے انجام“

حضور نبی کریم ﷺ جب عیالباس زیب تن فرمائے تو اللہ تعالیٰ کی حکمرتے یعنی پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَّاَهَا هَذَا

”تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں میں نے میں یہ (باں) پہنایا۔“

یا کوئی اور کلمہ شکر کا کہتے اور شکرات کی نماز دور کعت لعل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی ہتھاچ کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)

اللَّٰهُمَّ بارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَأَيْتُهُمْ وَأَغْفِرْ لَهُمْ وَأَرْحَمْ لَهُمْ

”اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرماء“ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

جب بھی آپ کسی مجلس میں بیٹھتے تو اور بات چیت فرمائے تو جس وقت وہاں سے اٹھنے کا ارادہ فرمائے تو وہی سے لے کر پدرہ مر جہنم استغفار فرمائے۔ (ابن السنی)

ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَاتُّوْبُ إِلَيْهِ

”بیٹھش چاہتا ہوں اللہ پاک سے کاس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندگی ہے عالم کو قائم رکھنے والا اور میں اس کے سامنے تو پر کرتا ہوں۔

جب آپ کو کوئی دھواری پیش آتی تو آپ نماز لعل پڑھتے تھے اس عمل سے ظاہری و باطنی دینیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

جب رسول اکرم ﷺ کی حیادت فرمائے تو اس سے آپ یہ فرمائے:

لَا يَأْمُنَ طَهُورُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

”کچھ ذریں کفارہ گناہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ“۔ (ترمذی، معارف الحدیث)

نماز

حضرت عبد اللہ بن قرۃ الریاض سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اول جس چیز کا سوال بندہ سے ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ تھیک اتری تو اس کے سارے اعمال تھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب لکھی تو اس کے سارے اعمال خراب لکھیں گے (طبرانی اوس طبق حیات اُمّة مسلمین)

حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازوں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لیے اچھی طرح دفعو کیا اور تھیک وقت پران کو پڑھا اور رکوع و تہجد بھی جیسے کرنا چاہیے ویسے ہی کیے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکاؤ حصہ ہے کہ وہ اس کو نخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے پارے میں اس نے کوتائی کی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے جا ہے گا تو اس کو نخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔ (معارف الحدیث مسنداً حمد سنتن ابی داود)

نماز عشاء

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ محدث عشاو کی نماز کے لیے اس وقت پاہر تشریف لائے جب تھا۔
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ محدث عشاو کی نماز کے لیے اس وقت پاہر تشریف لائے جب تھا۔
حضرت ہوہکی نقشی آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت کے لیے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو میں یہ نماز (ہمیشہ دیر کر راست ہو جائیں) کے لیے فرمایا کہ میری امت کے لیے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو میں یہ نماز (ہمیشہ دیر کر راست ہو جائیں) کے لیے ہمیشہ افضل ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نماز اشراق و چاہست اور دیگر نوافل

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اوپنچا چڑھ جاتا جتنا اور عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت حضور ﷺ دور کعت نماز اشراق پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف اس قدر اوپنچا ہو جاتا، جس قدر ظہر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو اس وقت چار رکعت چاہست کی نماز پڑھتے تھے۔ (شامل ترمذی)

اشرق

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج لکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اور اللہ تعالیٰ کاذک کرتا رہا۔ پھر دور کعتیں اشراق کی پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمر کی مانند اجر ملے گا۔ پورے حج اور عمرہ کا پورے حج اور عمرہ کا (حسن حسین)

نماز چاہست

اکثر علماء فرماتے ہیں کہ چاہست کی نماز مستحب ہے اسے کبھی پڑھ لیا جائے اور کبھی چھوڑ دیا جائے۔

حضور ﷺ کی عادت کریمہ اکثر نوافل و تطوعات میں اسی ہی تھی (یعنی کبھی پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے) اکثر صحابہ و تابعین ﷺ کا اسی طرح عمل تھا۔ نماز چاہست کی تعداد اکثر علماء مختلف بیان کرتے ہیں۔ کم از کم دور کعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت۔ حضور اکرم ﷺ سے اس قدر لقل کی گئی ہیں۔ اس نماز کی قرأت میں مشائخ کے اور ادیں سورۃ والقہقہ، سورۃ والفضلی، سورۃ واللیل اور سورۃ المشرح مرقوم ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سو مرجبہ پڑھنا بھی ماثور ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَذْخِمْنِي وَتُبْ عَلَى إِنْكَ أَنْكَ التَّوَابُ الْغَفُورُ [مدارج النبوت]

"اے اللہ انجھے بخش دے اور مجھ پر حرم فرم اور میری توبہ قبول فرمائے تھے آپ بہت توبہ قبول کرنے والے اور بخشے والے ہیں"۔

مسئلہ: جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کا استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد نجاتی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں ملکی کرے یا بیوی کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کیے نہ کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سمجھی اپنے کیے پریشانی نہ ہوگی۔
 (ردا الخارج ۱۸۷)

مسئلہ: استخارہ کی نمازوں کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دور کعت نمازوں پر ہے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دعا پڑھنے:
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَخْرِجُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَفِدُكَ بِقُدرَتِكَ وَأَسْتَلِكَ مِنْ فَضْلِكَ الْغَظِيرِ
 فَإِنَّكَ تَقْدِيرُ وَلَا تَأْذِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا تَأْخِلُمُ وَإِنَّكَ عَلَمُ الْغَيْوَبِ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ خَيْرٌ
 لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَالَمِي أَمْرٌ فَاقْدِيرْ لَمَّا وَيْسَرَ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيهِ وَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ
 (هَذَا الْأَمْرُ) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِينِي وَمَعَاشِي وَعَالَمِي أَمْرٌ فَاقْسِرْ فَهُنْيَ وَاصْرِفْ لِيْ خَيْرَهُ وَالْدُّرُّ لِيْ الْغَيْرِ
 خَيْرٌ كَانَ قُمْ أَرْضِيْنِيْ بِهِ

"اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجوہ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجوہ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے پڑے فضل کا تجوہ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجوہ قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا یہ اور نہیں کو خوب چانے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرم اور پھر میرے لیے اس میں برکت فرم اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام دنیا اور آخرت میں شر (اور را ہے) تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس دور فرم امیرے لیے خیر مقدر فرم اجھاں کہیں بھی ہواں پر مجھے راضی فرم۔"
 اور جب هذا الامر پر پہنچے (جو الفاظ بربیکٹ میں ہیں) تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کا استخارہ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد پاک صاف پچھوئے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضوسو جائے۔ جب سوکراٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے۔ (الدرالخارج ۱۸۷)

۳۔ **مسئلہ:** اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی ہر انی معلوم ہو جائے گی۔ (الدرالخارج ۱۸۷)

۴۔ **مسئلہ:** اگرچہ فرج کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں نے دن جاؤں یا نہ جاؤں۔ (صحیح بخاری الددرالخارج ۱۸۷ معارف الحدیث)

نماز جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب

حضرت مسلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جمہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی و پا کیزگی کا اہتمام کرے اور جو قیل خوشبواس کے گھر میں ہو وہ لگائے (ایک حدیث میں ہے کہ مسواک ضرور کرنا چاہیے) (ابن ماجہ) پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں بیٹھیج کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے (یعنی جگہ بیٹھ کرے) پھر جو نماز یعنی سنن و فوائل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدر ہیں وہ پڑھئے پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جھا اور دوسرے جھوک کے درمیان کی اس کی ساری خطا کیمیں ضرور محاف کر دی جائیں گی۔
 (معارف الحدیث، صحیح بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمہ کے دن سورہ کھف پڑھنے کا (واس کے لیے دونوں جھوک کے درمیان ایک نور چلتا رہے گا۔ (نسائی)

حضرت اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ساعت آخر دن میں عصر سے مغرب تک ہے۔ (ابن ماجہ، ابو داؤد، مسلم)

نماز کسوف

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گھن میں آگیا تو رسول اللہ ﷺ اپسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے کہ آپ گوڑھو کہ اب قیامت آجائے گی۔ پھر آپ مسجد میں آئے اور آپؐ نے نہایت طویل قیام اور ایسے ہی طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ گوالمی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی) یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لیے ظاہر ہوتی ہیں۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور گلر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور استغفار کرو۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

نمازی کے سے نکلنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنا جب کرو وہ نماز پڑھ رکھتا ہے تو وہ اپنے سو بریں کھڑا رہنا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر خال کرے گا۔ (مکلوۃ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب راتوں کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم) اس سے آپ کا شبِ عبادت میں مشغول ہونا اور اس کا ایک ادب معلوم ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد (اس سے مراد آخر شب ہے) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ تہجد اور دوڑت کی نمازوں کی پھر جب صحیح ہو جاتی تھی دور رکعت خفیف پڑھتے تھے۔ صحیح کی متین ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی رکعتیں طویل ہوتی تھیں۔ پھر جب ذرا راحت لینے کے لیے اپنے دانہ کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔ بیہاں تک کہ موڈن آکر نماز کی اطلاع دیتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عرب بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ یہ بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنابتِ اول شب میں فرماتے تھے یا آخر شب میں؟ فرمایا کبھی اول شب میں آپؐ نے غسل فرمایا اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ مستحق ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے پوچھایا بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ اول شب میں وتر پڑھتے تھے یا آخر شب میں؟ انہوں نے فرمایا کبھی اول شب میں آپؐ نے وتر پڑھے اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ مستحق ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے کہا بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں قرآن مجید جسے پڑھتے تھے یا آہستہ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کبھی جسے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ مستحق ہے جس نے عمل میں وسعت حطا فرمائی۔ (شامل ترمذی)

نبی کریم ﷺ سے تہجد کی مختلف رکعات نقل کی گئی ہیں جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہیں کہ وقت میں گنجائش زیادہ ہوئی تو زیادہ پڑھلیں ورنہ کم پڑھلیں۔ کوئی خاص تھیں تہجد کی رکعات میں ایسا نہیں ہے جس سے کم وہیں جائز ہوں بسا اوقات نبی کریم ﷺ باوجود وسیع وقت ہونے کے بھی رکعات کم پڑھتے تھے۔ البتہ ان میں قرآن پاک کی حلاوت زیادہ مقدار میں فرماتے تھے۔ (خصال نبوی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف (چونکہ زیادہ پڑھتے تھے اسی لیے) بیٹھ کر حلاوت فرماتے اور جب رکوع کرنے میں تقریباً تیس چالیس آپتیں رہ جاتی تھیں تو کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے پھر بجھ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔ (شامل ترمذی)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے تو رکوع و وجود بھی کھڑے ہونے کی حالت میں ادا فرماتے۔ اور جب قرآن مجید پڑھ کر پڑھتے تو رکوع و وجود بھی بیٹھنے کی حالت میں ادا فرماتے۔ (شامل)

تحقیق یہ کہ رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ کی نماز تہجد آپؐ کی عادت مبارکہ ہی کے مطابق تھی اور وہ گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر نماز تر واٹھ اس کے علاوہ ہے۔ (مدارج الدوڑہ)

حضرت عائشہؓ سے ایک طویل روایت میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا تہجد بوجہ سورہ نبی یا کسی دردیامرض کے سبب نافذ ہو جاتا تو آپؐ دن میں (بطور اس کے قضاۓ کے) پارہ رکعت پڑھ لیتے تھے۔ (شامل ترمذی)

نمازوں کے بعد کی خاص دعائیں

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَّا إِنَّكَ لَهُ أَنْتَ الْمُنْعَنْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ بِالْدِيرَةِ إِنَّمَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا مَعْطَنِي لِمَا مَنَعْتَنِي وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَ الْجَدْلُ (بخاری و مسلم، مکاونہ)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو رکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مدارکو تیرے ہذاب سے مدارکی نہیں پچاہکتی۔"

امام نویؒ فرماتے ہیں کہ نمازوں میں سلام پھیرنے کے بعد تمام انواع ذکر پر راویت کرو اسے استغفار کو مقدم رکھنا چاہیے اس کے بعد

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْأَكْرَامُ بِرَبِّهَا چَاهِيْرٌ (درج النبوت)

حضور نبی کریم ﷺ دعا کے شروع میں اور کبھی دعا کے درمیان میں اکثر ان الفاظ فرماتے:

رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قَدَّ عَذَابُ النَّارِ

"اے ہمارے رب دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

حضرت اوثبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار آشْفَفِرُ اللَّهُ کہتے اور مدد کو رہ بالادعا پڑھتے۔ (مسلم، معارف الحدیث)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا وہتا ہا تھسیر پر پھیرتے اور فرماتے:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ اذْعُبْ عَنِي الْهُمَّ وَالْحُزْنَ (برادر طبرانی، مدنی صحن حسین)

"میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نمازو ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن اور رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے غفران کو دو رفرما۔"

حضور اکرم ﷺ کا ہر نماز کے بعد مودع تین پڑھنا بھی آیا ہے اور یہ حدیث حدود رجح ہے اور ہر نماز کے بعد دوں مرتبہ

فَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا بھی آیا ہے اس میں نفضل عظیم ہے۔ (مدارج النبوت)

حضرت ابوکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْوَذُكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَأَخْوَذُكَ عَذَابَ الْقَبْرِ.

"اے اللہ میں تیری نہاہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔" (جامع ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ہر حاضر در فرمایا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْآخِرَةَ وَفِي أَهْلِي وَمَالِي

"اے میرے اللہ میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تھجھے سے معافی اور عافیت کا طلبگار ہوں۔" (معارف الحدیث)

نماز فجر اور رات میں

۱۔ سورہ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ

﴿هُنَّا ذَلِكُ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلِكُ كُلُّهُ وَأُولُو الْعِلْمُ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ... فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾
تمکن ایک مرتبہ

۲۔ سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچ نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے تو جنت اس کا مکانہ ہو اور حظیرہ القدس میں رہے اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھیں اور ستر حجتیں اس کی پوری فرمادیں گے یعنی اس کی مغفرت ہے۔ (ابن حنیف)

۳۔ تمن مرتبہ و حیثیت بِاللَّهِ وَبِأَوْيَالِ إِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَارَوْزَ مَسْوَلًا

”میں اللہ تعالیٰ کو رب مانے پر اور اسلام کو دین مانے پر اور محمد ﷺ کو ربی مانے پر راضی ہوں“

فضیلت: اس کے تمن مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔

(حسن حسین)

۴۔ حضرت عبد اللہ بن خریبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، شام کو اور صبح کو (یعنی دن شروع ہونے پر اور رات شروع ہونے پر) تم قل هو اللہ أَحَدٌ اور قل أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قل أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھ لیا کرو یہ ہر جیز کے لیے تھارے لیے کافی ہے۔ (سنن ابو داؤد معارف الحدیث)

﴿لَمْ يَكُنْ لِّلَّهِ حِلٌّ لِّمَسْوَنَ وَلِجَنَّتِنَ تُصْبِحُهُنَّ وَلَهُ الْعَمَلُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُنَّ يُحْشَأُونَ وَلِجَنَّتِنَ

تُظْهَرُونَ يُخْرَجُ الْحَيُّ مِنَ الْمَيْتِ وَيُخْرَجُ الْمَيْتُ مِنَ الْحَيِّ وَيُخْبَيُ الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْلَاهَا وَكَذَلِكَ

تُخْرَجُونَ . [از صحاح محدث]

”سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور زوال کے بعد بھی اور ظہر کے وقت بھی۔ وہ چاندار کو بے جان سے اور بے جان کو چاندار سے باہر لاتا ہے۔ اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم اٹھائے جاؤ گے۔“

فضیلت رات کو پڑھنے کے تامذکرہ مکاری کی پہنچی کر دی جاتی ہے صبح کو پڑھنے کے تامذکرہ مکاری کی پہنچی کر دی جاتی ہے (صحیح ستر)

عبد اللہ بن خثام بیاضیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ صبح ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرے۔

اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ تَعْمِلَةٍ أَوْ بِأَحْدَادِ مَنْ خَلَقْتَ لِمَنْكَ وَخَدَكَ لَا هُنْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ

وَلَكَ الشُّكْرُ [معارف الحدیث]

”اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری تخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو تھا ہے۔ تیر کوئی شریک نہیں تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“

تو اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح عرض کیا تو اس نے پوری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (معارف الحدیث)

اللَّهُمَّ كَاتِبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمُ الْغُيَوبِ وَالشَّهَادَةِ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِكُ كُلِّ أَنْشَاءٍ إِنَّ لِإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَغْوِيْدُكَ مِنْ هَرَّتْ نَفْسِيْ وَهَرَّ الشَّيْطَانِ وَهَرَّكَهِ

”اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں کے غائب اور حاضر کے جانے والے (آپ) ہر شے کے پروردگار اور اس کے
ملک ہیں میں گواہ دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبد نہیں اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اور جس کے شر سے اور
شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرو صبح کو اور شام کو اور سونے کے لیے بستر لینے وقت۔

(سنن البیهقی و اؤذن جامع ترمذی معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا اے معاذ مجھے تھوڑے محبت ہے۔ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی آپؐ سے محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو (اس محبت تھی کی بنا پر میں تھوڑے کہتا ہوں کہہ) ہر نماز کے بعد اللہ
تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی سے نہ چھوڑو۔

رَبِّ أَعْنَى عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَخُشْنِ عِبَادَتِكَ

”اے میرے پروردگار امیری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اپنے شکر کی اور اپنی اچھی حبادت کی۔“

(مسند احمد، سنن البیهقی و اؤذن نسائی، زاویۃ معارف الحدیث)

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمادیجئے جو میں
اپنی نمازوں مانگا کروں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں عرض کیا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّيْ كَلَمَتُ نَفْسِيْ ثُلَمَّاً كَثِيرًا وَلَا يَكْفُرُ الدُّنْوُبُ إِلَّا أَنْتَ فَالْفَقِيرُ لِيْ مَدْفُرَةٌ مَنْ عِنْدِكَ
وَأَرْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّوْحِيمُ [بخاری و مسلم، مدارج النبوت]

”اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور اس میں بھک نہیں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں ملتا۔ ہم تو اپنی
طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر حرم فرمادے بیٹک تو ہی بخشش والا نہایت رحم والا ہے۔“

نماز استقامت

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز استقامت کے لیے لوگوں کو ساتھ ملے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قراءت با تھاٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپؐ نے تپر کی طرف اپنا پنچھا نے کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اونٹھا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نماز کے اوقات ممنوعہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ تین وقوف میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور انہی اوقات میں مردوں کو دُن کرنے سے بھی یعنی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے

۱۔ طلوع آفتاب کے وقت

۲۔ رواں کے وقت

۳۔ غروب آفتاب کے وقت (مسلم)

نماز کا اعادہ ضروری نہیں

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ میں دو شخص نماز کا وقت آگیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ان دونوں نے ایک مٹی سے تمیم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبار نماز پڑھ لی پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبار نماز پڑھی اور دوسرے صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ جب دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا، تو جن صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا ان سے آپ گرمایا، تم نے صحیک طریقہ اختیار کیا اور تم نے جو نماز تمیم کر کے پڑھی وہ تمہارے لیے کافی ہو گئی (شرعی مسئلہ بھی ہے کہ ایسے موقع پر تمیم کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے) بعد میں وقت کے اندر پانی مل جانے پر بھی اعادہ کی ضرورت نہیں اس لیے تم نے جو کیا صحیک مسئلہ کے مطابق کیا اور جن صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی ان آپ نے فرمایا کہ تمیں دو ہراثاً واب ملے گا۔ کیونکہ تم کے دوبارہ جو نماز پڑھی وہ نقل ہو گئی اللہ تعالیٰ نبیوں کو ضائع نہیں فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، مسندواری، معارف الحدیث ۳)

نماز میں نگاہ کا مقام

- ۸۔ نماز کے قیام کی صورت میں نگاہ بجدے کی جگہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر نگاہ رکھے۔ سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے۔ (بہشتی زیور)
- ۹۔ جب نبی کریم ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے تو سرجھا لیتے (امام احمد نے اس کو قتل کیا ہے) اور تشهد میں آپؐ کی نماز میں کھڑے ہوتے تو سرجھا لیتے (امام احمد نے اس کو قتل کیا ہے) اور تشهد میں آپؐ کی نگاہ اشارے کی الگی سے نہ پڑھتی (یعنی انگشت شہادت پر رہتی)۔ (زاد المغار)
- ۱۰۔ حضرت اُسٹری مارے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے اُس اپنی نگاہوں کو وہاں رکھو جہاں تم سجدہ کرتے ہو ساری نماز میں (یعنی حالت قیام میں) (بیہقی، مسکلۃ)
- ۱۱۔ فرض نماز کے بعد سنتوں کو فرض کی جگہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ دانے یا باشمی یا آگے یا یونچے ہٹ کر کھڑا ہوا اور اگر گھر جا کر سنتیں پڑھتے تو یہ افضل ہے۔ (مدارج الدبوت)

نماز میں تاخیر کی ممانعت

- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ علی اثنین کام وہ ہیں جن میں تاخیر کچھ بھجوں
۱۔ نماز جب اس کا وقت آجائے۔
- ۲۔ اور جنمازہ جب تیار ہو کر آجائے۔
- ۳۔ بے شوہروالی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جو دل جائے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

نماز میں تسلیل

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا اور کیا روح ہوگا جب ایسے فلسطکار اور خدا تاتر س لوگ تم پر حکمران ہوں گے جو نماز کو مردہ اور بے روح کریں گے (یعنی ان کی نمازوں خشوع و خضوع اور آواب کے اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے بے روح ہوں گی) یا وہ نمازوں کو ان کے صحیح وقت کے بعد پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا تو آپؐ کا مرے لیے کیا حکم ہے؟ یعنی ایسی صورت میں مجھے کیا کرتا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا تم وقت آجائے پر اپنی نماز پڑھلو۔ اس کے بعد اگر ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو ان کے ساتھ پڑھو۔ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

نماز سے متعلق بعض ہدایتیں

- ۱۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا اور دا اور معمول رات کا پورانہ کر سکے۔ اس کو چاہیے کہ صحیح کے بعد دو پھر تک کسی وقت پورا کر لے یا یا یا ہی ہے گویا رات ہی کو پورا کر لیا۔ (مسلم، شاہنامہ ترمذی)
- ۲۔ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھنا مند و ب ہے اگر کوئی رکوع پڑھے تو بسم اللہ نہ پڑھنا چاہیے۔ (بہشتی زیور)
- ۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام سورۃ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے تو تم مقتندی بھی آمین کہو جس کی آمین ملا گکر کی آمین کے موافق ہو گی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتے جائیں گے۔ (صحیح بخاری، مسلم معارف الحدیث)
- ۴۔ فخر کی مکمل رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونی چاہیے پانی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونا چاہیں۔ ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا احتقار نہیں۔ (بہشتی زیور)
- ۵۔ دعا کے لیے دونوں پا تھویں تک اٹھا کے پھیلائے۔ (بہشتی زیور)
- ۶۔ راہی طرف سلام پھیرنے میں آواز بلند اور بائیں طرف نبٹا آہستہ ہونا چاہیے۔ (امام احمد، مدارج الدعوت)
- ۷۔ امام اعظمؐ کے نزدیک رکوع و تکوڈ میں اطمینان (اعتدال) واجب ہے اور یہ وجوب دونوں جدوں کے درمیان بھی شامل ہے۔ (مدارج الدعوت)

نماز تجد و وتر

لے مسجد تشریف لے جاتے۔ (شاہ عبدالتمی)

حضرت اسود غفار ماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اقدس ﷺ کی رات کی نماز یعنی نماز تجد و وتر کے متعلق دریافت کیا کہ حضور ﷺ کی معمول تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ عشاوم کی نماز کے بعد رات کے اول حصہ میں استراحت فرماتے تھے۔ اس کے بعد تجد پڑھتے رہتے تھے بہاں تک کہ آخری شب ہو جاتی تھی تپ و تر پڑھتے۔ اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے آتے۔ اگر رغبت ہوتی تو اپنے اہل کے پاس تشریف لے جاتے۔ پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً انہوں کو حسل کی ضرورت ہوتی تو حسل فرماتے ورنہ خصوص فرمایا کہ نماز کے

نماز کے بعد کے معمولات

حضر اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب سلام پھیرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ کہتے اور پھر
اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِنُكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْأَنْكَامُ
(یعنی اے اللہ تو سلام اور تھجھ سے یہ سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے) پڑھتے۔

صرف اتنا کہنے کی حد تک قبلہ رخ رہتے اور مقیدوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو جاتے اور اپنے دائیں ہائیں
جانب (رخ انور) پھیر لیتے اور اب من مسعود نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیسی پار بائیں رخ ہو جاتے دیکھا اور حضرت انس قرما تے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دائیں رخ دیکھا۔ (زاد العمار)

واضح رہتا چاہیے کہ نماز کے بعد دعائیں اور اذکار جو متعدد حدیثوں میں آئے ہیں جیسے مذکورہ دعائیں وغیرہ، انھیں نماز کے متصل بعد فصل کے بغیر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ متصل بعد کا مطلب یہ ہے کہ نماز اور ان دعاوں کے درمیان ایسی کسی چیز کی میں مشغول نہ ہو جو یادِ الہی کے منافی شمار ہوتی ہو اور اگر خاموش اتنی دیر ہے کہ اسے زیادہ نہ سمجھا جاتا ہو تو مضمون نہیں۔ لہذا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ بھی وجہ مذکور پڑھا سے نماز کے بعد ہی کہا جائے گا۔

اب رہا یہ کہ سنت مؤکدہ کا فرض کے بعد پڑھنا کیا فرض اور اذکار و ادعیہ مذکورہ کے درمیان کو جب فصل اور مجہ بعدیت ہے یا نہیں؟ کہ بھی اس جگہ محل نظر ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ فصل نہ ہو گا اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض دعائیں اور اذکار جو نمازوں کے فوراً بعد یہ پڑھے یا اس کا متناقض نہیں ہے کہ ان کو فرض سے ملائے بلکہ ان کا مقام ان سنتوں کے بعد بغیر کسی مشغولیت کے ہے جو فرض کے تالع ہیں اور جو سنتوں فرض کے تالع نہیں ہیں وہاں فرض کے بعد متصل ہی پڑھنا کافی ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ فرض اور سنتوں درمیان بعض دعاوں اور اذکار سے فصل کرنا اختیاری ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ کسی مختصر دعا اور ذکر سے فصل کرے اور جو دعائیں اور اذکار طویل ہیں انھیں سنتوں کے بعد پڑھے۔

خوبی سے کسی ایسی دعا ذکر سے فصل جس کو مسجد میں ہمیشہ کرتے رہے ہوں جیسے آیتِ الکرسی اور تسبیحات کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ (کبھی کبھی پڑھنا اور امر ہے یہ گفتگو مذاہمت دوام پر ہے)

خلاصہ یہ کہ جب امام ظہرِ مغرب اور عشاء میں سلام پھیرے تو چونکہ ان فرائض کے بعد سنتوں ہیں تو بیٹھنے رہنا مکروہ ہے اسے لازم ہے کہ مختصر دعا کے بعد سنن کے لیے کھڑا ہو جائے اور وہ نمازوں میں جن کے بعد سنتوں نہیں ہیں وہاں اپنی جگہ قبلہ رو دیر تک بیٹھنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ مدارج المبوت

اورا د مسنونہ صحیح و شام

حضرت مسلم بن حارثہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نمازِ ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات و فھرید دعا کرو : **اللَّهُمَّ أَجْرُنِي مِنَ النَّارِ** "اے اللہ مجھے دوزخ سے پناہ دے۔" تم نے مغرب کے بعد اگر یہ دعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آگئی تو دوزخ سے تمھارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور اسی طرح جب تم صحیح کی نماز پڑھو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات و فھری اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو : **اللَّهُمَّ أَجْرُنِي مِنَ النَّارِ** ہم اگر اس دن تمھاری موت مقدر ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دوزخ سے بچانے کا حکم ہو جائے گا۔ (مشن ابن ماجہ، زاد المغار)

حضرت عثمان غنیؓ کہنے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائی جو شخص ہر دن کی صحیح اور ہر رات کی شام کو مشن باری دعا پڑھتے ہے :

بِسْمِ اللَّهِ لَا يَكُضُرُ مَعَ امْنَيْهِ هُنَّ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

"اے اللہ کے نام سے (ہم نے صحیح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سنتے والا جائے والا ہے۔"

وہ اس دن اور رات ہر بلاس سے محفوظ و مامون رہے گا اور تین باری دعا مانگے :

أَغُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْعَامَاتِ كُلُّهَا مِنْ هَرَّ مَا يَعْلَقُ

"میں اللہ کے کلمات نامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے" (ادب المفرد ابن حبان حاکم)

بچپنگانہ فرض نمازوں کے اوقات

حضرت بربر پڑھ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان دونوں دن (آج اور کل) تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر (دوپہر کے بعد) جیسے ہی آفتاب ڈھلانے والی حکم دیا اور انہوں نے اذان دی پھر آپ نے ان سے فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کی (اور ظہر کی نماز پڑھی گئی) پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپ نے ہلال حکم دیا تو انہوں نے قاعدے کے مطابق پہلے اذان اور پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کی (اور عصر کی نماز ہوئی) یہ اذان اور پھر یہ نماز ایسے وقت ہوئی کہ آفتاب خوب اونچا اور پوری طرح روشن تھا (یعنی اس کی روشنی میں وہ فرق نہیں پڑا جو شام کو ہو جاتا ہے) پھر آفتاب غروب ہوتے ہی آپ نے ہلال حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی قاعدے کے مطابق اذان کی پھر اقامت کی (اور مغرب کی نماز ہوئی) پھر جیسے ہی شفق غائب ہوتی تو آپ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی (قادرے مطابق اذان کی پھر) اقامت کی (اور عشاء کی نماز پڑھی گئی) پھر رات کے ختم ہونے پر جیسے ہی صبح صادق نبودار ہوئی آپ نے ہلال حکم دیا اور انہوں کے نجمر کی (قادرے کے مطابق اذان) کی پھر اقامت کی (اور نجمر کی نماز پڑھی گئی)۔

پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ہلال کو مٹھنے والے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ظہر آج (تا خیر کر کے) مٹھنے والے وقت پر پڑھی جائے تو آپ کے حسب حکم انہوں نے مٹھنے والے وقت پر ظہر اس دن بالکل آخری وقت پڑھی گئی اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب اگرچہ اونچا تھا لیکن گزشتہ روز کے مقابلہ میں زیادہ موتھ کے پڑھی اور صائم تباہی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور نجمر کی نماز اسفار کے وقت میں (یعنی دن کا اجالا اچھیل جانے پر) پڑھی۔

پھر آپ نے فرمایا وہ صاحب کہاں چیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ پا رسول اللہ آپ نے فرمایا تمہاری نمازوں کا مستحب وقت اس کے درمیان میں ہے جو تم نے دیکھا۔

(صحیح مسلم، معارف الحدیث)

کسی عام مصیبت مثلاً تحطّ و پاء، دشمنوں کے جملے وغیرہ کے وقت یہ قوت نازلہ مجرّکی نماز میں اُخْری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے۔ اگر امام پڑھے تو مقدمہ ہر فقرے پر آہستہ سے آمین کہیں:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَا هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَا عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَا تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ
وَقِنِي هَرُّ مَا فَضَيْتَ فِي أَنْكَ تَفْضِي وَلَا يَفْضِي عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَدْلُ مَنْ وَأَلَيْكَ تَبَارَكْ رَبُّنَا وَ
فَعَالَيْكَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِكَ وَصَلَى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ (حسن حسین)

”اے اللہ! مجھ کو راہ دکھان لوگوں کی جن کو تو نے راہ دکھائی اور مجھ کو حافظت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے حافظت بخشی اور میری کار سازی کر ان لوگوں میں جن کے آپ کے کار ساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدمہ فرمایا ہے کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں اور بے شک آپ کا دوست ذیل نہیں ہو سکتا اور آپ کا دشمن عزت نہیں پاسکتا آپ برکت والے ہیں اور بلند و بالا ہیں ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ کے سامنے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریمہ ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرمائے“

قیامِ لیل یا تہجد

فضیلت و اہمیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا مالک اور رب ہمارک د تعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات ہاتھی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعائی کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

قرأت مختلف نمازوں میں

رسول ﷺ نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملا کر پڑھتے ہوں مجھ کی نماز میں قراءات کو سائھاتوں سے سچک دارز کرتے کبھی سوچا
پڑھتے ہو زکیٰ سورہ کو میں تخفیف کرتے ہو سفر میں مودعین پڑھتے ہوں جو حکم کوں بغیر میں ہو "اللّم نَزَّلَ مِنْهُ
مِنْهُ الْحُكْمُ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ"
میں ہو "هَلْ أَنْتَ عَلَى الْإِنْسَانِ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ" "بِهِ رَحْمَةٍ"

خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز میں باقہ بار مصلحت و حکمت جو بھی وقت کا اقتداء ہونا طویل یا قصیر سورتوں میں جو چاہیے
پڑھتے۔ جیسا کہ حضرت میری حدیث میں آیا ہے اور جو یہ مشہور و معمول ہے اور جس پر اکثر فقہاء کامل ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھتے
اور عصر و عشاء میں اوسماء مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تو حضور ﷺ کا معمول اکثر اصول میں اسی طرح پڑھتا۔ اس باب میں
اخبار و آثار بکثرت ہیں۔ تاہم احتجاف کے نزدیک اس امر میں حضور اقدس ﷺ کی مداومت ثابت نہیں ہے۔

احتجاف کے نزدیک کسی وقت کے ساتھ کسی سورت کو متین کر لینا مکروہ ہے اور شیخ ابن الہمام نقل کرتے ہیں کہ یہ کراہت اس
صورت میں کہ اس کو لازم سمجھے اور ان کے سوا کو مکروہ جانے رسول ﷺ کی قراءات سے تنگ کی ہا پر تو کراہت نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے
کہ کبھی کبھی ان کے علاوہ بھی پڑھا کرے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ جائز نہیں ہے۔ (مدارج المودۃ)

قرآن مجید کی عظمت و فضیلت

رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اچار گھر۔ (ترمذی و دارمی)

اس میں تائید ہے کہ کسی مسلمان کے دل کو قرآن پاک سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

ارشاد فرمایا رسول ﷺ نے جو کھنچی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں ہتا ہی) خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہو گی بے انہصار بڑھتی چلی جائے گی اور جو شخص جس آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہو گی جو اس شخص کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔ (مندادھ)

اللہ اکبر! قرآن کیسی بڑی چیز ہے کہ جب تک قرآن پڑھنا نہ آئے کسی بڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جائے گا۔ (حیاتۃ المُسلمین)

رنج وغم اور اداۓ قرض کے لیے

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن کاذکر ہے آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابو امامہ بیشے تھے۔ رسول ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابو امامہ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ طرح طرح کے رنج وغم ہیں اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چھٹے ہوئے ہیں فرمایا میں تجھے ایسے چھڑ کلے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تحریک رنج وغم دور کر دے گا اور قرض ادا کروے گا تو صبح دشام یوں کہا کہ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَخُوذُكَ مِنَ الْعَجَزِ وَالْكَسْلِ وَأَخُوذُكَ مِنَ الْجُنُنِ
وَالْبَغْلِ وَأَخُوذُكَ مِنْ غَلَبَةِ الظَّافِنِ وَلَهُبِ الرُّجَالِ

”یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری، فکر سے غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی اور سستی سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بڑولی اور جمل سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبای لینے سے۔“

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روزانہ کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم دور فرمادیا اور قرض بھی ادا کر دیا۔ (حسن حسین)

حضرت ابو الدرداءؓ کو کسی نے آکر خبر دی کہ آپ کام کا ان جل گیا ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ نے (بڑی بے فکری سے) فرمایا کہ ہرگز نہیں جلا اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ میں نے رسول ﷺ سے شاہی کہ جو شخص یہ کلمات شروع دن میں پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہ آئے گی اور بعض روایات ہیں کہ اس کے نفس میں اور اسی عیال میں اور مال میں کوئی آفت نہ آئے گی میں یہ کلمات صبح کو پڑھ چکا ہوں تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے پھر لوگوں سے کہا جل کر دیکھو سب کے ساتھ جل کر مکان پر پہنچو تو دیکتے ہیں کہ محلے میں آگ لگی اور ابو الدرداءؓ سے مکان کے طرف مکانات جل گئے اور ان کا مکان بھی میں تھوڑا رہا وہ کلمات یہ ہیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكُّلُّتُ وَإِنَّ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مَا هَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ
يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ لَا سَحْوَلَ وَلَا كُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ
أَحْاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ بِعِلْمٍ

”اے اللہ آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبد نہیں میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش عظیم کے جو اللہ پاک نے چاہا (وہ) طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہو جو بلند (اور) عظیم ہے۔ میں جانتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور پے چک اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعہ۔“

خوب شد عالم کروز

نیک کریم کا ارشاد ہے ”بُرَبْ مَنْ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ“
بُرَبْ کی مالکت میں بُرَبْ سے بُرَبْ ہے بُرَبْ کی تربیت حاصل کر لیں

خوب شد عالم کروز

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے کہ جیسا کہ حضرت ابوکھر قدر ماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی خوشی کی کوئی خبر ملتی یا کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گرد پڑتے تھے۔ (ابوداؤ ذر مدائی مأخذ از مکملۃ المسانع ص ۱۳۱)

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے مردی ہے کہ رسول ﷺ کو جب اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر درج کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (زاد العار)

علامہ شامی فرماتے ہیں: "جس شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ اسے مال یا اولاد عطا فرمائے یا اس سے کوئی مصیرت دور ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کرے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد، شیخ اور بکیر پڑھے پھر اسی طرح سراٹھا لے جس طرح سجدہ حلاوت میں انٹھایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث موجود ہیں اور حضرت ابوکھر، حضرت عمر اور حضرت علیؓ سے بھی سجدہ شکر بجالانا ثابت ہے۔ (شامی ص ۲۵۲ ج ۱) یہ سجدہ شکر سنت غیر مقصودہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کوئی نہیں کھلے جائے (نہیں) کوئی نہیں
کوئی نہیں کھلے جائے (نہیں) کوئی نہیں

سجدہ تلاوت واجب ہے

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھوںہ اٹھائے۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ابی الاعلیٰ کہہ کر پھر اللہ اکبر کہہ کر سرا اٹھائے۔

(حدایت) جو چیزیں نماز کے لیے بھی مشروط یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا، قبلہ رخ ہونا۔ (بہشتی زیور)

سخت خطرے کے وقت کی دعا

حضرت ابوسعید خدراؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس نمازک وقت کے لیے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں، حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دھشت کے اچھل اچھل کر گلوں میں آ رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرو

اللَّهُمَّ اسْتَرْعَوْرَازِنَا وَامِنْ رَوْحَانِنَا

”اے اللہ ہماری پرودہ داری فرم اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے“

ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر شمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نکست دی۔

(معارف الحبیب، مندار حمر)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عبد اللہ بن ابی اویشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہواللہ تعالیٰ سے متعلق کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق برآہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو۔ بہر صورت) اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے دور کعْت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و شکرے اور اس کے بعد نبی پر درود پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَنْتَ أَكَبَرُ
مُؤْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِيمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْفَيْمَةُ مِنْ كُلِّ بُرُّ وَالسَّلَامَةُ مِنْ كُلِّ إِنْجِلْ لَا تَدْعُ لِي ذَكْرًا
إِلَّا فَقْرَرْتَكَ وَلَا هُنْمًا إِلَّا فَرَجَحْتَكَ وَلَا حَاجَةً هُنْيَ لَكَ دِرْحَمًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

”اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں ہے جو حليم کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے میں تجوہ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے ارحم الرحمین میرا کوئی گناہ بخشنے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجوہ پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔“ (معارف الحدیث، رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل معمول اور دستور تھا کہ جب کوئی گلر آپ گولاقت ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ گماز میں مشغول ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

صلوٰۃ و استغفار

حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیان فرمایا (جو بلاشب صادق و صدقیں ہیں) کہ میں نے رسول اللہ سے نہ آپ ﷺ فرمائے تھے کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وہشو کرے پھر نماز پڑھئے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائی دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَاللّٰهُمَّ إِذَا فَعَلُوا فَاجْزُءْهُمْ أَوْ ظَلَمُوا أَنْفَسُهُمْ﴾ [آل آیہ]

[معارف الحدیث، جامع ترمذی]

صلوٰۃ النّیج اور دیگر نمازوں میں

حضرت مسیح مسیح عبادت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے پیچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس اے میرے پیچا کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک تینی تونہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دل کام اور دل خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دل عظیم الشان مطلع ہیں حاصل ہوں۔ وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

۱۔ اگلے بھی اور ۲۔ پچھلے بھی ۳۔ پرانے بھی اور ۴۔ فرع بھی ۵۔ بھول چوک سے ہونے والے بھی اور ۶۔ دانتہ ہونے والے بھی ۷۔ صیرہ بھی اور ۸۔ کبیرہ بھی ۹۔ ڈھکے پھپے اور ۱۰۔ اعلانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ النّیج ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں پھر جب آپ ہمیں رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔

سُبْخَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد بھی کلمہ دل مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے انٹھ کر قومنہ میں بھی رَبِّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد بھی کلمہ دل دفعہ کہیں۔ پھر بجدہ سے انٹھ کر جلسہ میں بھی کلمہ دل مرتبہ کہیں پھر دوسرے سجدے میں بھی کلمہ دل دل مرتبہ کہیں۔ پھر بجدہ سے انٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دل مرتبہ پڑھیں۔ بھی اور دوسری رکعت میں بغیر نگیر کہے قیام کے لیے کھڑا ہو جائیں چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پڑھ دفعہ کہیں۔

(میرے پیچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جو کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھیں۔

(سنن ابی داؤد سنن ابن ماجہ دعوات کیبر للہ علیہ السلام، معارف الحدیث)

صلوة وسلام

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ چاچا ارشاد فرمایا:
 «بِنَاتُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَصْلُوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا إِلَيْهِمَا»

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ۔ (تبلیغی، شعب الایمان، سنن نسائی، مسند درای، سنن ابی داؤد زاد السعید)
 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیج کر کتاب میں توہینہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (طبرانی، زاد السعید)

جمعہ کے خطبہ میں جب حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک آئے اور خطیب یہ آیت پڑھے:
 «بِنَاتُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَصْلُوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا إِلَيْهِمَا»

تو اپنے دل میں رہاں کو حرکت دیجئے بغیر حملی اللہ علیہ وسلم کہلے۔ (درختار)

درختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضا کو حرکت دینا اور آواز بہند کرنا جعل ہے۔ اس معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باعده کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں۔

جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی ﷺ پورا لکھے اس میں کوتائی نہ کرے صرف یا صلم پر اکتفا نہ کرے۔
 آپ کے اسم گرامی سے پہلے سیدنا برخلاف مسیح اور افضل ہے۔ (درختار)

اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام مبارک ذکر کیا جائے۔ امام طحا وی کامنہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔ مگر فتویٰ اس پر ہے کہ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور پھر مسیح ہے۔

نماز میں بھر تشدید اخیر کے دوسرے اركان میں درود پڑھنا کروہ ہے۔ (درختار)

بے وضو درود شریف پڑھنا جائز اور باوضو پڑھنا اور حلی نور ہے۔ (زاد السعید)

حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کے دن تم مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر واس درود شریف میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (امین ماجہ، ابو داؤد نسائی، زاد السعید)

ابو حفص ابن شاہینؓ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود پڑھتے تو جب تک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھے لے نہ مرے گا۔ (سعایہ زاد السعید)

شداد بن اولیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے:

اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ
أَخْوَذُكَ مِنْ هَرَّ مَا صَنَفْتَ وَأَبُوءُ لَكَ بِنَفْعِكَ عَلَى وَآبُوءُ بِمَا نَبَرْتُ فَاطْهَرْ لِي فَإِنَّمَا لَا
يَغْفِرُ اللَّذُوبُ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ تو میر ارب ہے تیرے سوا کوئی معبد نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرے بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور
تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکئے میں نے جو گناہ کیے ہیں ان شر سے تیرے پناہ چاہتا ہوں، میں تیرے
نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو
نہیں بخش سکا۔“

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس بندے نے اخلاص اور دل کے لیقین کے ساتھوں کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض
کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی طرح دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کوموت آگئی تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا اور
اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ خلیل بسا تو وہ بلاشبہ جنت
میں جائے گا۔

تشریح

اس استغفار کی اس غیر معمولی فضیلت کا از بظاہر بھی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبیدت کی روح بھری ہوئی ہے۔

شعبان کی پندرہویں شب

حضرت عائشہ صدیقہ غرماٰتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت جبرائیلؐ آئے اور بتایا آج کی رات شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ ہنوكلب کی بکریوں کے بالوں کے برادر جملوں کو جہنم سے آزاد کر دیں گے۔ الہمہ مشرک اور کینہ پرور اور قطعِ حجی کرنے والے اور مجھ سے نیچی لٹکی پہنچنے والے نیز والدین کی نافرمانی کرنے والے ہمیشہ شرابِ نوشی کرنے والے پر حق تعالیٰ نظر عنایت نہ فرمائے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے کپڑے اندازے اور فرمایا اے عائشہ! کیا تم آج رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ (اجازت حاصل کرنے کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ رات بھر عبادت کرنے کا معمول نہ تھا بلکہ کچھ حصہ از واج مطہراتؐ کی دلبوکی اور دجمی کے لیے بھی مخصوص تھا یہ اس رات نہ ہوسکا)۔

میں نے عرض کیا ہاں ہاں! میرے والدین آپؐ پر قربان اچنا نچ آپؐ کپڑے ہوئے اور نماز شروع فرمادی۔ پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں خدا نخواستہ آپؐ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی۔ میں کھڑی ہو کر متوجہ نہیں گئی اور اپنا ہاتھ آپؐ کے تکوں پر رکھا۔ آپؐ میں کچھ حرکت ہوئی جس میں سرد مطمئن ہو گئی میں نے سنا کہ آپؐ سجدے میں یہ پڑھ رہے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَغْوَذُكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَغْوَذُ بِرَحْمَاتِكَ مِنْ مَحْكَمَتِكَ وَأَغْوَذُكَ بِنُكْرَ جَنَاحَ
وَجَهَكَ لَا أَخْصِنُ فَنَاءَ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ كَمَا أَفْتَتَ عَلَى نَفِسِكَ

”اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپؐ کے علوود رگز کے ذریعہ آپؐ کے عذاب سے اور پناہ چاہتا ہوں آپؐ کی رضا کے ذریعے آپؐ کی نار انسگی سے اور آپؐ کی پناہ چاہتا ہوں آپؐ ہی سے، آپؐ باعظت ہیں اور میں آپؐ کی شایان شان تعریف نہیں کر سکتا آپؐ دیے ہی ہیں جیسے آپؐ نے خود اپنی شناور فرمائی“

حضرت عائشہؓ صحیح کوان کلماتِ دعا یہ کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ تم ان کو سیکھ لو اور وہ کو سکھاؤ۔ مجھے جبرائیلؐ نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انھیں سجدے میں ہارہار پڑھا کروں۔ (تہلیل، سلکلوڈ، الترغیب والترہیب)

رسوئی پر بھول جانے کی نیاز تھا مہرجاں تو

حضرت اُس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نیاز کو بھول جانا نہیں کر سکتا وہ اس کفار ہے کہ

جب بیاردا جائے اس وقت پڑھ لے۔ (معارف الحدیث شیخ بخاری و شیخ مسلم)

سورہ آل عمران کی آخری آیتیں

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو کوئی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لیے پوری رات کا ثواب کھا جائے گا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ سَعَى لَا تُنْعَلِفُ الْيَعْدَادُ إِنَّ

(مشذداری معارف الحدیث)

سورہ بقرہ کی آخری آیتیں

اشح بن عبد الكلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کی کوئی سورت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا قلْ هُوَ اللَّهُ أَكْبَرُ اس نے عرض کیا اور آنکوں میں قرآن کی کوئی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا آیت الکرسی أَللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ اس نے عرض کیا اور قرآن کی کوئی آیت ہے جس کے پارے میں آپؐ کی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کو فائدہ اور اس برکات آپؐ کو اور آپؐ کی امت کو کہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ آخری آیت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاصل خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات رحمت اس امت کو عطا فرمائی ہیں یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر چیز کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی معارف الحدیث)

سورہ بقرہ وآل عمران

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شیخ بن کرائے گا (خاص کر) ”زہراوین“ یعنی اس کی دواہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گے جیسے کہ وہ اب کے گلزارے ہیں یا سائبان ہیں یا صباحدھے پرندوں کے پرے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی۔ (آپؐ نے فرمایا) پڑھا کرو سورہ بقرہ کیونکہ اس کو حاصل کرنا بہت بڑی برکت والی بات ہے اور اس کو چھوڑنا بڑی حرمت اور ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی خلافت نہیں رکھتے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ ہالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں ذکرِ ملاوت نہیں کرتے اور اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضاد کرو ٹلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے۔ تم اس طرح اپنے نہ ہالو بلکہ گھروں کو ذکر ٹلاوت سے منور کھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔ (معارف الحدیث، جامع ترمذی)

سورہ کھف

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جہد کے دن سورہ کھف پڑھے اس کے لیے تو رہ جائے گا دو تھوڑے کے درمیان۔ (دعوات الکبیر للسمعي، معارف الحدیث)

سورہ نیس

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعودؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحزوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان للسمعي، معارف الحدیث)

سورہ واقعہ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعودؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحزوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان للسمعي، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کیا تم حماری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ سورۃ
سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورۃ نہ تو توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں ہے؟ ابیؓ نے عرض کیا کہ ہاں
حضور ﷺ مجھے وہ سورۃ پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں، آپؓ نے فرمایا کہ تم نماز میں قراءت کس طرح کرتے ہو؟ ابیؓ نے آپؓ ﷺ کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی کہ
نماز میں میں یہ سورۃ پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں، آپؓ نے فرمایا حتم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان توریت،
انجیل زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی بھی وہ سبّعَةٌ مِنْ الْمُقَاتَلَىٰ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ہے جو
مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی معارف الحدیث)

ایک بار حضرت جبریلؑ حضور اقدس ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یا کیا ایک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی اور سراخھا کر فرمایا یہ
ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترتا تھا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مبارک ہو۔ مجھے یہ دنور
آپؓ گودیئے گئے ہیں ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں۔ ان میں سے جو بھی آپؓ پڑھیں گے اس کا ثواب علمے
گا۔ (حسن حسین)

سورت کا تعلیم

حضرت شاہ ولی اللہ اپنی کتاب جیۃ اللہ ال بالغہ میں تحریر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بعض نمازوں میں کچھ مصالح اور فوائد کے پیش نظر بعض خاص سورتیں پڑھنا پسند فرمائی ہیں لیکن قطبی طور پر نہ ان کا تعلیم کیا اور نہ دوسروں تاکید فرمائی کہ وہ ایسا ہی کریں۔ لہس اس بارے میں اگر کوئی آپ کا اتباع کرے اور ان نمازوں میں بھی وہی سورتیں اکثر و بیشتر پڑھے تو اچھا ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لیے بھی کوئی مضا انتہا اور حرج نہیں۔ (معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ جسماں اور عیدین کے علاوہ دوسری نمازوں میں سورہ میم کرنے کیلئے پڑھا کرتے تھے فرض نمازوں میں چھوٹی بڑی سورتوں میں کوئی لسک سورت نہیں ہے جو آپ نہ پڑھی ہو اور فوائل میں ایک ایک رکعت میں دو سورتیں بھی آپ پڑھ لیتے تھے لیکن فرض میں نہیں۔ معمولاً آپ کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے بڑی ہوا کرتی تھی۔ قرأت ختم کرنے کے بعد زور ام لیتے پھر تکمیر کرتے اور کوئی عین میں چلے جاتے۔ (زاد العطا)

حضرت سیلمان بن یسیار تابع حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے زمانے کے ایک امام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نمازوں نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو ہے لبست فلاں امام کے۔"

حضرت سیلمان بن یسیار کہتے ہیں صاحب کے پیچھے میں نے بھی نماز پڑھی ہے ان کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی دور کعیتیں پڑھتے تھے اور آخری دور کعیتیں ہلکی پڑھتے تھے اور عصر کی ہلکی ہلکی پڑھتے تھے اور مغرب میں قصار مفصل اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کرتے تھے۔ (سنن نسائی)

تخریج

مفصل قرآن مجید کی آخری منزل کی سورتوں کو کہا جاتا ہے یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک، پھر اس کے بھی تین حصے کیے گئے ہیں۔ لے کر سورہ برونج تک کی سورتوں کو طوال مفصل کہا جاتا ہے اور برونج سے لے کر سورہ لم تک کی سورتوں کو اوساط مفصل اور لم بکن سے آخر تک کی سورتوں کو "تھار مفصل" کہا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

اگر نماز کی پہلی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اس سورت کا باقی حصہ پڑھے تو بلا کرہت درست ہے اور اسی طرح اگر اول رکعت میں کسی سورت کا درمیانی یا ابتدائی حصہ پڑھے یا کوئی پوری چھوٹی سورت پڑھے تو بلا کراہت درست ہے۔ (صغیری) مگر اس کی عادت ذات الناخلاف اولی ہے بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورہ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

سورة الملک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کی ایک سورۃ نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس کے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ہے قَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

المتزہل

حضرت چابرؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک المتزہل اور قبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ تہ پڑھ لیتے تھے یعنی رات کا سوتے سے پہلے یہ دنوں سوتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا عمول تھا۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن داری، معارف الحدیث)

سورہ الطلاق کی آیت

حضرت اپنے ذریعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ محدث کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے اور وہ آئینت یہ ہے:-

﴿وَمَنْ يَعْقِلْ لَهُ مَغْرِبًا وَيَرْدُقْ لَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْقِلْ﴾ (الطلاق)

”جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات کارستہ کال دیتا ہے اور اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔“

یعنی جو شخص اللہ کو راءے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کارستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں تھا۔ (مسند دار می، ابن ماجہ، دار می، مسکلۃ)

- ۱۔ نماز میں جتنی واجب ہیں ان میں ایک سے ایک واجب یا کافی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو دوبارہ پڑھے۔ (بہشتی زیور)
- ۲۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوگی۔ پھر سے پڑھے۔ (رد المحتار)
- ۳۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے داہنی طرف ایک سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر پیش کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ و شرح البدایہ)
- ۴۔ اگر بھولے سے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تپ بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔ (شرح البدایہ علی الطحاوی، بہشتی زیور)

سنتِ مؤکدہ

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض رات دن میں پارہ رکھتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لیے جنہیں میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان پارہ رکھتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو جنور سے پہلے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث، شاہی ترمذی)

سنت طہرہ

حضرت علیؑ طہرہ سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ بھی ان چار رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان میں طویل قرأت فرماتے تھے۔

امام فرازیؑ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ان چار رکعتوں میں بھی یہ ہے کہ سورہ بقرہ پڑھے ورنہ کوئی الٰہی صورت جو سو آیت سے زیادہ ہوتا کہ رسول ﷺ کا اتباع طویل قرأت میں ہو جائے۔

سواری پر نماز نوافل

نئی کریمہ مکالمہ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ نمازوں کی خواہ جس طرف بھی اس کا رخ ہو۔ برکوں و مجددا شاروں

کے کرنے آپ کا اچھا پہنچ سبست مرکوز کے قدرے شکا ہوتا تھا۔

طہارت

طہارت جزو ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشترؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طہارت اور پاکیزگی جزو ایمان ہے اور کلمہ **الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَيْزَانُ الْعِلْمِ** کو بھروسنا ہے اور **مُبَشَّرَانَ اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ** بھروسیتے ہیں آسمانوں کو اور زمین کو نماز نور ہے اور صدقہ دلیل و برہان ہے اور صبر اچالا ہے اور قرآن یا توجیت ہے تمہارے حق میں یا توجیت ہے تمہارے خلاف۔ ہر آدمی صحیح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کا سودا کرتا ہے پھر یا تو اسے نجات دلا دیتا ہے یا اس کو بلاک کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَلَمْ يَرَ مِنْهُمْ مِنْ سَبَقَتْ مِنْهُ مِنْ سَبَقَتْ

- ۱۔ منچھوں کا ترشوانا
- ۲۔ واڑھی کا چھوڑنا
- ۳۔ مسوک کرنا
- ۴۔ ناک میں پانی لے کر صفائی کرنا
- ۵۔ ناخن ترشوانا
- ۶۔ الگیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے) اہتمام سے دھونا۔
- ۷۔ بغل کے ہال لینا
- ۸۔ موئے زیر بنا کی صفائی کرنا
- ۹۔ پانی سے استنجا کرنا

حدیث کے راوی ذکر ہے کہتے ہیں کہ جمارے شیخ مصہبؓ نے بس بھی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان بھی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

سبیحات

حضرت سیدہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام کلموں میں افضل چار کلمے ہیں:

۱. مُبَحَّانَ اللَّهِ
۲. الْحَمْدُ لِلَّهِ
۳. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
۴. اللَّهُ أَكْبَرُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند تعالیٰ ہمراں کو بہت پیارے ہیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

(صحیح بخاری و مسلم معارف الحدیث)

ام المؤمنین حضرت جو پیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے وہ اس وقت اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی رہی تھیں۔ پھر آپؐ کے بعد جب چاشت کا وقت آچا تھا وہاں تشریف لائے۔ حضرت جو پیرؓ اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفہ میں مشغول تھیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا "میں جب سے تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں اور اسی طرح پڑھ رہی ہو؟" انہوں نے عرض کیا تھی ہاں! آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفہ کے ساتھ تو لے جائیں جو تم نے آج صحیح سے پڑھا ہے تو ان کا وزن پڑھ جائے گا۔ وہ کلمے یہ ہیں۔

۱. سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ حَمْدَ خَلْقِهِ
۲. وَدَلَّةَ حَرْبِهِ
۳. وَرِضْيَ نَفْسِهِ

"اللہ کی شیع اور اس کی حمد ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کے عرش عظیم کے وزن کے برابر اور اس کی ذات پاک کی رضا کے مطابق اور اس کے کلموں کی مقدار کے مطابق" (صحیح مسلم معارف الحدیث)

سبیحات شام و سحر

تبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

منہاد امام احمد میں حضرت ام سلمہؓ سے ایک روایت ہے کہ انحضرت ﷺ نے یہ کلمات اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو سکھائے جس کے لیے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا سوتے وقت تم ۳۲ بار سبحان اللہ ۳۲ بار الحمد لله اور ۳۲ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور ایک بار کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَلَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

[بخاری و مسلم، ترمذی]

”اللہ کے سوا کوئی معبد و نبی اور تنہا ہے اس کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

افلامت کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ کہا کریں اور سوکی گنتی پڑھی کرنے کے لیے ایک بارہ دعا پڑھ لیا کریں۔ (زاد العاد) جس نے تمرو مغرب کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ پڑھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَلَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُعْنِي وَيُمْثِلُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
”اللہ کے سوا کوئی معبد و نبی اور تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اسی کے باوجود خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس کے لیے یہ درستیکیوں کو قائم کرنے بدلیوں کو مٹانے اور درجات کی باندی کے لیے عظیم تاثیر رکھتا ہے۔ (مدرج المبوت، زاد العاد)

تبیحات کا شمار

اب پوکر تبیحات کے لیے بعض مخصوص اعداد بھی وارد ہیں۔ ان کے شمار کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔ شیخ سے گذاشت اور مقدار اہل سے گذاشت یہ دونوں طریقے مسلوں ہیں اور عقد اہل (الگیوں حساب کا ایک طریقہ) حضور ﷺ کی قبولی و فضی عدیت سے ٹاپتے ہیں اور مقدار اہل

میں۔ اس میں زیادہ فضیلت ہے۔ (ازوار اور حماۃ)

شیعہ

حضرت چاہرہ روایت کرتے ہیں کہ انحضرت ﷺ نے فرمایا تھم (کی حقیقت ہاتھ کا پاک زمین پر) دو مرتبہ مارنا ہے ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (متدرک)

حضور نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے جدا گانہ تھم نہ فرماتے نہ کبھی آپ نے اس حکم دیا بلکہ تھم کو بالکل وضو کا قائم فرمایا۔ (زاد المعاو)

تھم کا طریقہ امام عظیم امام مالک اور شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا، ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مدارج السنوہ)

مسئلہ

جس عذر سے وضو کے لیے تھم جائز ہے اسی طرح غسل کے لیے بھی تھم جائز ہے (جو غسل جنابت سے فرض ہوتا ہے) غسل کے لیے تھم کا بھی سہی طریقہ ہے۔ (بہشتی زیر)

مسئلہ

پاک مٹی ریت پھر اور چونا اور مٹی کے کچے اور پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی ہمچی اور پکی ایسیں مٹی یا ایتوں پھر یا چونے کی دیوار، گیرا اور مٹانی مٹی پر تھم کرنا جائز ہے۔

شیم کے فرائض

نیت کرنا

دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا

دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمجھتے ملنا۔ (بہشتی زیور)

تیتم کا مسنون طریقہ

تیتم کا طریقہ یہ ہے کہ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے تیتم کرتا ہوں پھر **سُمْ الْلَّهُ الْوَحْدَةِ الرَّجِيمُ** پڑھے پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے پھونک مار کر اڑادے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیتم نہ ہو گا۔ پھر دوسرا مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے۔ اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہٹھی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنیوں سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور دوسری بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے پھر انگلیوں خلاں کرے اگر انگوٹھی ہبھی ہوئی ہو تو اسے اتارنا یا بلا ناضر دری ہے انگلیوں کو خلاں کرنا بھی سخت ہے۔ وضو اور حسل دونوں کے تیتم کا بھی طریقہ ہے۔
(بہشتی زیور)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس بخوبی اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں ہنا سنوار کر قرآن پاک پڑھا کرتے تھے اسی طرح پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ۔ تمحار المکانہ تمہاری تلاوت کی آخری آیت پر ہے۔ (ترمذی)

یعنی جب تک پڑھتے رہو گے درجات بلند ہوتے جائیں گے حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔" (صحیح بخاری، معارف الحدیث)
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے محفوظ رکھا میرے ذکر سے مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے میں اس کو اسے افضل عطا کروں گا جو سائلوں کو اور دعا کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلے میں اللہ کے کلام کو ویسی یعنی عظمت حاصل ہے جیسی اپنی حقوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو۔ (جامع ترمذی، سنن داری، شعب الایمان للبیهقی، معارف الحدیث)

حضرت حبیبة ملکیؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "اے قرآن والا قرآن کو اپنا سکبہ اور سہارا نہ بنا لو بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلا دا اور اس کو دلچسپی سے اور مزہ لے لے کر پڑھا کرو اور اس میں تدبیر کرو اسید رکھو کہ تم اس سے فلاج پا کو گے اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی لگرنہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔" (شعب الایمان للبیهقی، معارف الحدیث)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "جس نے قرآن میں مہارت حاصل ہو (اور اس کی وجہ سے وہ اس کو حفظ یا ناظرہ بہتر طریقے پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو) وہ معزز اور فرمانبردار اور وفادار فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو بندہ قرآن پاک (اچھا یاد اور رواں نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں انکلایا ہو تو اس کو دو اجر میں گے (ایک تلاوت کا اور دوسرے زحمت و مشقت کا)۔" (صحیح مسلم و صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک شکل کمالی اور یہ ایک شکل کی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دل شکیوں کے برابر ہے (مزید وضاحت کے لیے آپؐ نے فرمایا) میں یہ نہیں کہتا (یعنی میر مطلب یہ نہیں کہ) المؐ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (اسی طرح المؐ پڑھنے والا بندہ تین شکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہو گا)۔ (جامع ترمذی، سنن داری، معارف الحدیث)

عورت کی نماز

۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے عورت کی نماز گھر کے اندر (دلان) میں سبھر ہے صحیح کی نماز سے اور عورت کی نماز کو ٹھہری میں سبھر ہے سکھے ہونے مکان سے۔ (ابوداؤد مسکوۃ)

۱۵۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور ان کے والد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ دس برس کے ہوں اور نمازنہ پڑھنے میں توان کو ماگر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد مسکوۃ)

وتر کے بعد فل

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد دور کعیں اور پڑھتے تھے (جامع ترمذی) یہ حدیث حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو امامہؓ سے مردی ہے۔ (معارف الحدیث)

اور حضور ﷺ وتر کے بعد دور کعت نماز بکلی ادا فرماتے اور اس میں إذا ذُلِّلتُ الْأَرْضُ اور فَلْ يَأْتِيَهَا الْكُفَّارُ وَنَبْرَحُ میں پڑھتے۔
(ابن ماجہ مدارج الدوایت)

وتر کے بعد دور کعیں بیٹھ کر پڑھنا بعض علماء حدیثوں کی بنا پر افضل سمجھتے ہیں صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ مجھے تو کسی نے آپؐ کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کفر ہے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہاں مسئلہ تو وہی ہے یعنی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوتا ہے لیکن میں اس مطابق میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ جدا گانہ ہے یعنی مجھے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی پورا ملتا ہے۔

چنانہ اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ اصول اور فاصلہ بھی ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوگا۔ واللہ اعلم (معارف الحدیث)

وتنماز (واجب)

حضرت خارج بن حذافرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں حرید عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لیے سرخ اذوؤں سے بھی بہتر ہے جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو وہ نمازوڑت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع شمع صادق تک مقرر کیا ہے (یعنی وہ اس وقت کے ہر حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے) (جامع ترمذی، سنن ابن داؤد، معارف الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخری رات میں نہ اٹھ سکے گا (یعنی سوتارہ جائے گا) تو اس کو چاہیے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ (وہ تجد کے لیے) آخر شب میں اٹھ جائے گا (اس کو چاہیے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تجد کے بعد) وتر پڑھے اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں ملاںگر رحمت حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر سے سوتارہ جائے (یعنی نیند کی وجہ سے اس کی نمازوڑتھا ہو جائے) یا بھول جائے تو تجب یاد آئے یا جب وہ جائے گے تو اسی وقت پڑھ لے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن داؤد، ماجہ، معارف الحدیث)

حضرت ﷺ کا معمول اکثر وقت یہ تھا کہ آپؐ وتر کو آخر شب میں طلوع شمع صادق سے پہلے ادا فرماتے اور بعض وقت اول شب یا درمیان شب میں ادا فرماتے اور اس کے بعد تجد کے لیے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ فرماتے۔ ترمذی میں حدیث ہے کہ فرمایا لا وتر ان فی لیلۃ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

شیخ ابن الہمام شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ جس نے اول شب میں وتر پڑھ لیا اب اگر وہ تجد کے لیے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ کرے۔
(مدارج الشیعۃ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ تحریماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں یعنی کبھی ابتدائی رات میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات میں اور آپؐ کے وتر کی اختیارات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم، مسکلوۃ)

حضرت عبد اللہ بن قیمؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپؐ وتر پڑھتے تھے چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھوٹو تین (یعنی نور رکعت) اور آٹھوں تین (یعنی گیارہ رکعت) اور دس (یعنی شیرہ رکعت) اور آپؐ نے کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ (ابو داؤد، مسکلوۃ)

وَضْوَءٌ

قیامت میں اعضاٰ وَضْوَءُ کی نورانیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے امتح قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور معور ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشی اور نورانیت بڑھاسکے اور کمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

وضو کی سنتیں اور اس کے آداب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر پڑھوگا) جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لیے برا بر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مجمجم صفیر، طبرانی، معارف الحدیث)

لقطی بن صبرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کی یا بتاتے تھے (یعنی یہ بتائیے کہ کن بالتوں کا وضو خوب اچھی طرح اور اہتمام سے کرنا چاہیے) آپؐ نے فرمایا (ایک تو یہ کر) پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریق سے کیا کرو (جس میں کوئی کمی کسر نہ رہے) اور (دوسرے یہ کہ) با تھہ پاؤں دھوتے وقت اس کی الگیوں میں خلال کیا کرو اور (تیسرا یہ کہ ناک کے تنقیوں میں پانی چڑھا کے اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو الایپہ کہ تم روزے سے ہو (یعنی روزے کی حالت میں ناک میں پانی زیادہ نہ چڑھاو) (معارف الحدیث، سنن البی راوی جامع ترمذی)

وضو ﷺ اکثر خود می وضو کر لیتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ دوسرا آدمی پانی ڈال دیتا۔ (زاد العاد)

وضو کے بعد حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے

اَهْمَدَ اَنَّ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاهْمَدَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التُّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُنَفَّعِينَ لَا يَحْمِلُنَّ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْمِلُونَ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرماؤ را پنے نیک بندوں میں شامل فرماؤ اور ان لوگوں میں شامل فرمائ جن کو (قیامت کے دن) نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ ملکیں ہوں گے۔“

سنن نسائی میں مروی ہے کہ وضو کے بعد آپؐ نے فرمایا کرتے تھے:

مُبَحَّانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَهْمَدَ اَنَّ لَا إِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَمْسَأْفِرُكَ وَاتُّوْبُ إِلَيْكَ۔

”اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود اور میں تھے مفترض چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“ (زاد المعاد)

حضرت ابو موسیٰ اشعراؓ سے مروی ہے کہ میں رسول ﷺ کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپؐ سے وضو کرتے وقت شاکر آپؐ دعا کر رہے تھے:

اللَّهُمَّ اخْفِرْنِي ذَلِيقِي وَوَسِعْ لِي فِي ذَارِيٍّ وَنَادِكَ لِي فِي دُرْزِي

”اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فرماؤ اور میرے رزق میں برکت دے۔“ (زاد المعاد)

مستور بن شدادؓ سے روایت ہے کہ میں رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے بڑی انگلی (چہنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کی درمیانی جگہ کو) ملتے تھے (یعنی خلال فرماتے تھے) (جامع ترمذی ابو داود ذکر ملکہ معارف الحدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندر وہی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال فرماتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس درمیان سے ٹکاتے) اور فرماتے کہ میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (معارف الحدیث سنن ابو داود)

وضو میں حضور ﷺ پانی اچھی طرح استعمال فرماتے تھے لیکن پھر بھی امت کو پانی کے استعمال میں اسراف سے پریز کی تلقین فرماتے۔ (زاد المعاد)

وضو کے متعلق مسائل

- ۱۔ اعضا کے وضو کو خوب مل کر دھونا چاہیے۔
- ۲۔ وضو مسلسل کرنا چاہیے جیسی ایک عضو دھونے کے بعد دوسرے عضو کے وضو کے دھونے میں وقت اور بتائی خیر نہ ہوتا چاہیے۔
- ۳۔ وضو ترثیب وار کرنا مستحب ہے۔

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو سے پہلے نیت کرے کہ نماز کے لیے وضو کر رہا ہوں (اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے) وضو کرتے وقت قبلہ رخ کسی اونچی جگہ پہنچنے تاکہ پانی کی بھی خیس نہ پڑیں پھر **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھ کر وضو شروع کرے بعض روایات میں اس طرح ہے کہ پڑھے:

- ١۔ **بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْأُمَّةِ**
- ٢۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں اٹک تین بار دھوئے۔
- ٣۔ پھر مساوک کرے اگر مساوک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو لے اور تین بار کلی کرے اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے (البتہ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے کہ پانی حلق میں چلا جائے)
- ٤۔ پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور باسیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ (اگر روزہ ہو تو جتنی دور زم زم گوشت ہے اس اور پانی نہ لے جائے)۔
- ٥۔ پھر تین بار منہ دھوئے۔ پیشائی کے بالوں سے لے کر مخوذی کے بیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لوک۔ سب جگہ پانی بہہ جائے دونوں اہم ووں کے بیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ کہیں سوکھا نہ رہے۔ چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلاں کرے داڑھی کے بیچے سے انگلیوں کو ڈال کر خلاں کرے
- ٦۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کھنچی سمیت دھوئے پھر بایاں ہاتھ کھنچی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلاں کرے حدودت اگر انگوٹھی یا پھرڑی جو کچھ پہنچے ہواں کو ہالے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔
- ٧۔ پھر ایک بار سارے سر کا مسح کرے اور اس ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرے کان کے اندر کی طرف گلہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے (لیکن گلہ کا مسح نہ کرے یہ منوع ہے) کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔ (ترمذی، مخلوۃ)
- ٨۔ پھر داہنا پاؤں بخندہ سمیت تین بار دھوئے پھر تین بار بایاں پاؤں بخندہ سمیت دھوئے اور باسیں ہاتھ کی چھنگلیا سے یہ کی چھنگلیا پر ختم کرے (یہ وضو کا مسنون طریقہ ہے)۔ (بہشتی زیور)

وضو کا طریقہ

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین دفعہ پانی
ڈالا۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا۔ پھر اس کے بعد داہنی
بھاٹھ کھنی تک تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کھنی تک تین بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا نسخ کیا۔ پھر داہنی پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر اسی
طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے
بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دور کعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی
پڑھی جو حدیث لفظ سے خالی رہی (یعنی دل میں ادھر ادھر کی ہاتھیں سوچیں) تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(صحیح بخاری و مسلم و معارف الحدیث)

وضو پر وضو

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے طہارت کے باوجود وجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود تہارہ) وضو کیا اس کے لیے دس شکیاں کمی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

آنحضرت ﷺ نے نماز میں اور کبھی کبھی کئی نمازوں پر ایک عی وضو سے بڑھ لیتے۔ (زاد العاد)

ذکر اللہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میر اعمالہ بندہ کے ساتھ اس کے مطابق ہے اور میں اس کے بالکل ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر نہ ہو تو میں بھی اس کو اسی طرح یاد کروں گا اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا۔" (صحیح مسلم، صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے نبی موسیؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرم اجس کے ذریعہ سے میں تیرا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعہ سے میں تھے پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیؑ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا كَرَوْا نَحْنُ نَعْرِضُ كَيْمًا اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیؑ اگر ساتوں آسمان اور میرے سواب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پڑیے میں رکھیں تو لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا وزن ان سب سے زیادہ ہو گا۔ (شرح السنة للبهوی، معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مقرب کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اس طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔ (حیات اُمسیین، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن میرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر انبیکی کے ابواب (یعنی ثواب کے کام) بہت ہیں اور یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں ان سب کو بجا لاؤں۔ لہذا آپؐ مجھے کوئی چیز بتا دیجیے جس کو میں مقبولی سے تھام لوں اور اسی پر کار بندہ ہو جاؤں (اور بس وہی میرے لیے کافی ہو جائے) اس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ جو کچھ آپؐ بتائیں وہ بہت زیادہ بھی نہ ہو کیونکہ خطرہ ہے کہ میں اس کو یاد بھی نہ رکھ سکوں۔ آپؐ نے فرمایا (بس اس کا اہتمام کرو اور اس حادثۃ الولک) تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آخری بات جس پر کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپؐ سے دریافت کیا کون ساعمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ: "قصیص اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔" (حسن حسین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خدا کی ششم اونیا میں کچھ لوگ زم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کی بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا (یعنی کوئی یہ نہ کہے کہ جب تک اسہاب قیش نہ چھوڑے ذکر اللہ سے لفظ نہیں ہو گا)۔" (حسن حسین، ابن حبان)

حضرت چاہید بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں والیل اذایقشی پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورہ سُبْحَانَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں اس سے کچھ طویل۔ (مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو قیادۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی بہلی دور کعنوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی (سری نماز میں بھی ہماری تعلیم کی غرض سے) ایک آدھا آیت آپ اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ ہم سن لیتے تھے۔ آپ بہلی رکعت میں طویل قرأت فرماتے تھے اور اسی طرح عصر میں آپ کا معمول تھا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)